

## 6 بیرونی شعبہ

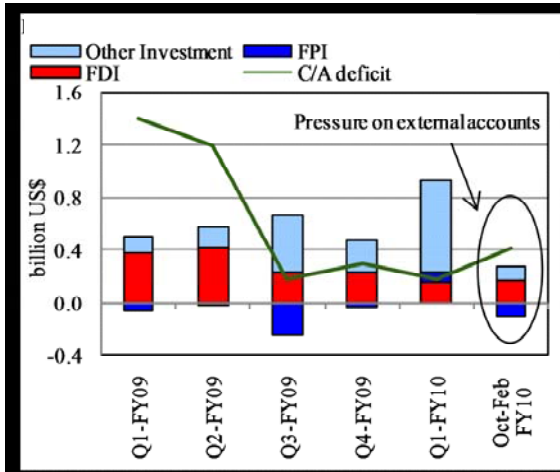
### 6.1 عمومی جائزہ

جدول 6.1: بیرونی حسابات کا خلاصہ (جولائی تا فروری)				
م 10ء		م 09ء		
اکتوبر تا فروری	جولائی تا ستمبر	م 10ء	م 09ء	الف۔ جاری حسابات کا توازن
-2.0	-0.5	-2.6	-8.0	الف۔ جاری حسابات کا توازن
-4.6	-2.8	-7.4	-9.5	ی۔ تجارتی توازن
7.9	4.6	12.5	12.9	برآمدات
10.1	-19.1	-3.0	2.1	سال بسال نمو (فیصد)
12.5	7.4	19.9	22.3	درآمدات
3.5	-27.4	-10.8	2.8	سال بسال نمو (فیصد)
2.6	2.3	4.9	1.5	ii۔ نادیدہ توازن
3.5	2.3	5.8	4.9	ترسیلات
1.0	2.9	3.9	3.4	ب۔ مالی سرمایہ حسابات کا توازن
0.8	0.5	1.3	2.8	i۔ براہ راست بیرونی سرمایہ کاری
-0.5	0.2	-0.3	-0.9	ii۔ بیرونی بڑھتی سرمایہ کاری
0.5	2.1	2.6	1.4	iii۔ دیگر سرمایہ کاریاں
0.1	-0.4	-0.4	0.0	ج۔ انطلاط اور بھول چوک
-1.0	1.9	0.9	-4.5	د۔ مجموعی توازن

مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی میں بیرونی شعبے میں آنے والی بہتری اگلے مہینوں (اکتوبر تا فروری) کے دوران برقرار نہ رہ سکی۔ بعد کے عرصے میں ایک تو مالی رقوم کی آمد سال بسال خاصی کم ہوئی، دوسرے جاری حسابات کے خسارے میں سال بسال کمی کا سلسلہ اعتدال پر آ گیا جس کی وجہ سے اس عرصے میں مجموعی بیرونی حسابات میں خاصا بگاڑ آیا (دیکھئے جدول 6.1)۔ تاہم مجموعی طور پر جولائی تا فروری م 10ء عرصے میں بیرونی حسابات میں سال بسال نمایاں بہتری آئی۔

جولائی تا فروری م 10ء کے دوران جاری حسابات کے خسارے میں جو سال بسال کمی ہوئی اس کا تقریباً نصف کم درآمدات اور بار برداری کے کم اخراجات کے سبب ہوا۔

شکل 6.1: جاری حسابات کے خسارے کی ماکاری



زرمبادلہ کمپنیوں سے جانے والی رقوم میں کمی، منافع منقسمہ کی ترسیل کا گرنا اور کارکنوں کی ترسیلات میں مستحکم اضافہ جاری حسابات میں توازن لانے والے دیگر عوامل تھے۔

توانائی کے بحران کے نتیجے میں برآمدات گریں اور بیرونی طلب کم ہوئی جس نے مذکورہ بالا بہتری کے اثرات جزوی طور پر زائل کر دیے۔ جولائی تا فروری م 10ء کے دوران برآمدات 3 فیصد گریں جبکہ گذشتہ مالی سال

کے اسی عرصے میں 2.1 فیصد بڑھی تھیں۔

مالی کھاتے کی زیادہ تر فاضل رقم بھی م س 10ء کی پہلی سہ ماہی میں مرکوز رہی (دیکھئے شکل 6.1)۔ جولائی تا فروری م س 10ء کے دوران 3.7 ارب ڈالر کے اس فاضل میں سے 2.8 ارب ڈالر پہلی سہ ماہی میں جمع ہوئی جس میں سے آئی ایم ایف سے 1.2 ارب ڈالر کے مساوی ایس ڈی آرز کا یکبارگی اختصاص بھی شامل ہے۔ بعد کے مہینوں (اکتوبر تا فروری) میں مالی رقوم کی آمد میں خاصی کمی آگئی چنانچہ صرف 0.8 ارب ڈالر جمع ہوئے۔

### مکملہ خطرات

بیرونی حسابات میں اکتوبر تا فروری م س 10ء کے دوران ہونے والی تبدیلیوں سے پتہ چلتا ہے کہ جاری حسابات کا خسارہ اگرچہ گذشتہ سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں گرا ہے، اس کم خسارے کی مالکاری بھی دشوار ہوتی جا رہی ہے۔ اکتوبر تا فروری م س 10ء کے دوران جاری حسابات کا خسارہ ماہ بڑھا ہے چنانچہ اگلے مہینوں کے دوران صورتحال مزید سنگین ہو سکتی ہے۔

جدول 6.2: بیرونی حسابات کی صورتحال کو درپیش مکملہ خطرات				
درآمدات				
اجناس کے اوسط نرخ <sup>1</sup>	م س 09ء شش 1	م س 09ء شش 2	م س 10ء شش 1	جنوری تا جولائی م س 10ء
خام تیل (ڈالر فی بیرل)	85.8	51.7	63.4	76.0
پام آئل (ڈالر فی میٹرک ٹن)	640.8	627.5	660.6	748.2
سویا بین تیل (ڈالر فی میٹرک ٹن)	966.1	769.2	804.8	839.4
ڈی اے پی (ڈالر فی میٹرک ٹن)	908.4	332.9	313.2	459.0
آئی ایم ایف دھاتی نرخ کا اشاریہ (2005 = 100)	146.4	106.0	137.3	150.3
کارکنوں کی ترسیلات				
غیر رسمی اضافت (روپے)	2007ء	2008ء	2009ء	م س 10ء <sup>2</sup>
	0.6	0.4	0.1	0.7
ملکی جی ڈی پی کی نمو				
سرماے کا بین الاقوامی بہاؤ	م س 07ء	م س 08ء	م س 09ء	م س 10ء <sup>2</sup>
پاکستان کے یورو بانڈ کی یافت <sup>3</sup>	23.0	15.0	9.8	10.1
دس سالہ بانڈ (اختتامی مدت)				
تیس سالہ بانڈ (اختتامی مدت)	20.1	15.3	10.9	11.9
1 آئی ایم ایف <sup>2</sup> اختتام فروری 2010ء <sup>3</sup> بلومبرگ = تخمینہ				

اگرچہ یہ بگاڑ جزوی طور پر موسمی یا یکبارگی عوامل کا نتیجہ ہے، اگلے مہینوں کے دوران ملکی طلب اور درآمدات کے اوسط نرخ بڑھنے کی وجہ سے درآمدی اخراجات میں اضافہ متوقع ہے جس کے باعث جاری حسابات کا خسارہ مزید بڑھ جائے گا (دیکھئے جدول 6.2)۔ اس کے علاوہ کارکنوں کی ترسیلات میں کمی کا خطرہ درپیش ہے جیسا کہ ماہ بڑھا ہے۔

جاری حسابات کے لیے مثبت امکانات بھی ہیں، بعض سازگار تبدیلیوں کے نتیجے میں برآمدات کی بحالی متوقع ہے (دیکھئے جدول 6.3)۔

جہاں تک مالکاری کا تعلق ہے، بین الاقوامی منڈی سے سرمائے کے حصول کا زیادہ امکان نہیں چنانچہ سرمایہ کاری رقوم کی آمد ماند رہے گی۔ ٹوکیو کانفرنس کے وعدے ہنوز تشنہ تکمیل ہیں۔

## 6.2 جاری حسابات کا توازن

جاری حسابات کا خسارہ مسلسل پانچ برس بڑھتے رہنے کے بعد جولائی تا فروری م س 10ء کے دوران سال بسال خاصاً کم ہوا (67.8 فیصد) (دیکھئے شکل 6.2 الف)۔ اس پیش رفت کے بڑے اسباب درآمدات میں معقول کمی اور کارکنوں کی ترسیلات میں نمایاں اضافہ ہیں۔

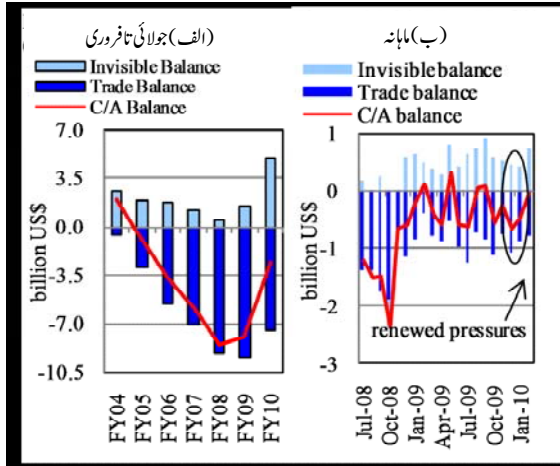
جاری حسابات کے خسارے میں آنے والی اس بہتری کا بیشتر حصہ م س 10ء کی پہلی سہ ماہی میں مرکوز رہا۔ خسارے میں سال بسال بہتری کا یہ سلسلہ اکتوبر تا فروری کے دوران خاصاً پڑ گیا ہے جبکہ ماہ ماہ صورتحال بگاڑ کی عکاسی کرتی ہے (دیکھئے شکل 6.2 ب)۔ دسمبر م س 10ء کے دوران جاری حسابات کا خسارہ 14 ماہ کی بلند ترین سطح پر پہنچ گیا۔

جدول 6.3: درآمدات کی بحالی کے مثبت عوامل				
حقیقی بی ڈی پی کی نمو <sup>1</sup>	2007ء	2008ء	2009ء	2010ء ت
عالمی	5.2	3.0	-0.8	3.9
ترقی یافتہ ممالک	2.7	0.5	-3.2	2.1
امریکہ	2.1	-0.4	-2.5	2.7
یورپ کا علاقہ	2.7	0.6	-3.9	1.0
انگریزے ہوئے اور ترقی پزیر ممالک	8.3	6.1	2.1	6.0
چین	13.0	9.6	8.7	10.0
مشرق وسطیٰ	6.2	5.3	2.2	4.5
کپاس کی پیداوار (ملین گانٹھیں) <sup>2</sup>	12.9	11.7	12.1	12.7
حقیقی مؤثر شرح مبادلہ (اضافہ + برکی) <sup>3</sup>	0.0	-0.7	-3.6	-
اوسط نرخ	م س 09ء شش 1	م س 09ء شش 2	م س 10ء شش 1	جنوری تا جولائی م س 10ء
کپاس کی صورتحال اے اے اے اشاریہ	147.6	126.6	149.8	173.4
چاول (ڈالر میٹرک ٹن)	666.0	590.2	588.6	591.4

<sup>1</sup> عالمی اقتصادی جائزہ (جنوری اپ ڈیٹ) <sup>2</sup> مالی سال <sup>3</sup> اسٹیٹ بینک ت = تخمینہ

جاری حسابات کے ماہانہ خسارے میں اضافے کی بڑی وجہ اگرچہ ناپیدہ فاضل میں کمی ہے، درآمدات میں اضافے نے بھی اس میں کردار ادا کیا۔

شکل 6.2: جاری حسابات کا توازن

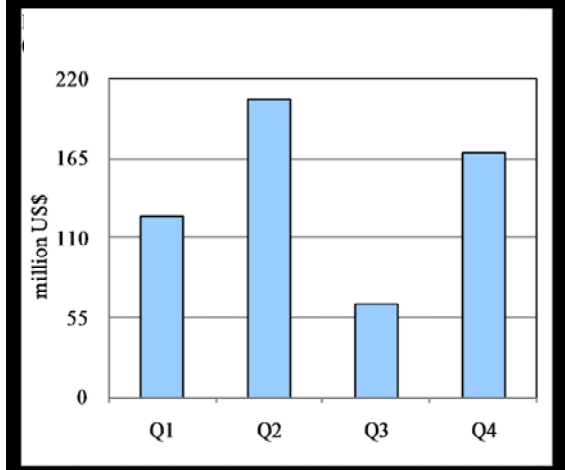


چنانچہ ناپیدہ فاضل میں کمی بلند ادائیگیوں اور کم وصولیوں دونوں کا نتیجہ تھی۔ بار برداری لاگت اور حج کی موسمی ادائیگیاں بڑھنے، منافع منقسمہ (دیکھئے شکل 6.3) اور قرضے کی واپسی سے بلند ادائیگیاں ہوئیں جبکہ کم وصولیوں میں اہم حصہ ترسیلات کی نمو میں آنے والی سست روی کا تھا۔

درآمدات اور کارکنوں کی ترسیلات کی آئندہ صورتحال بھی جاری حسابات کے منظر نامے کے لیے خطرات ظاہر کر رہی ہے۔

<sup>1</sup> زیادہ تر غیر ملکی کمپنیاں اپنا منافع اور منافع منقسمہ سالانہ بنیاد پر اپنے ملک سمیٹتی ہیں۔ آڈٹ اور دیگر کاموں میں چونکہ تین سے چار مہینے لگ جاتے ہیں اس لیے زیادہ تر ترسیل دوسری یا تیسری سہ ماہی میں کی جاتی ہے جس کا انحصار کمپنیوں کے مالی سال کے تعین پر ہوتا ہے۔

شکل 6.3: منافع اور منافع منقسمہ کی تریل کارجمان (چھ سالہ اوسط)



### 6.2.1 تجارتی کھاتہ<sup>2</sup>

جولائی تا فروری م س 10ء کے دوران درآمدات میں معقول کمی نے کم برآمدات کا بخوبی ازالہ کر دیا۔ نتیجتاً اس عرصے کے دوران تجارتی خسارہ 21.3 فیصد کم ہو گیا جبکہ گذشتہ سال اسی عرصے میں 3.7 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

زیر جائزہ عرصے میں درآمدی اخراجات کرنے کی وجوہات درآمدات کے کم نرخ اور کمزور اقتصادی سرگرمی تھی۔ کپاس کی بہتر پیداوار اور شرح مبادلہ میں کمی نے بھی درآمدات کی طلب گھٹائی۔

جولائی تا فروری م س 10ء کے دوران اگرچہ برآمدات

سال بسال 3 فیصد گریں تاہم اکتوبر 09ء کے بعد سے ان میں بحالی دیکھی گئی۔ اس بحالی کا سہرا کپاس کی خراب بین الاقوامی پیداوار کے ساتھ ساتھ کپاس کی بہتر ملکی پیداوار، بڑی برآمدی منڈیوں میں معمولی سی بحالی اور حقیقی موثر شرح مبادلہ میں کمی کے سر باندھا جا سکتا ہے۔ تاہم خدشہ ہے کہ رواں مالی سال کے بقیہ مہینوں کے دوران درآمدات برآمدات سے آگے نکل جائیں گی جس سے تجارتی خسارے پر دباؤ برقرار رہے گا۔

### 6.2.2 خدمات (خالص)

جولائی تا فروری م س 10ء کے دوران خدمات کے کھاتے کا خسارہ گذشتہ برس کے اسی عرصے کے مقابلے میں 37.4 فیصد کم ہو گیا جس کی بنیادی وجہ بار برداری اخراجات، سفری اخراجات اور کاروباری خدمات کی دیگر درآمدات کی کم ادائیگیاں ہیں۔

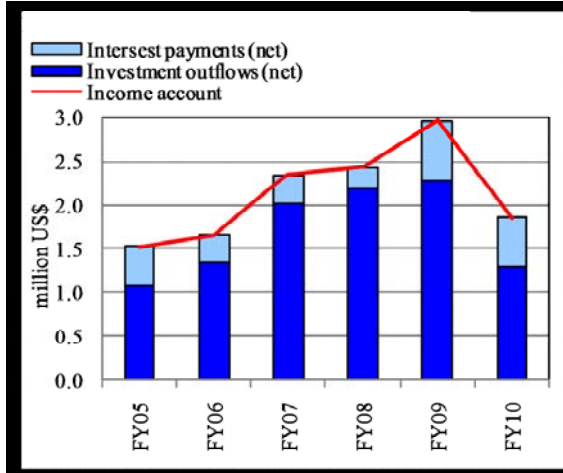
پاکستان میں مصنوعات کی درآمد میں نمایاں کمی دیکھی گئی چنانچہ اس سے منسلک بار برداری اخراجات بھی کم ہوئے، جبکہ زر مبادلہ کمپنیوں سے رقوم کے اخراج پر عائد رکاوٹوں کے باعث سفری اور دیگر کاروباری خدمات کی ادائیگیاں کم ہوئیں۔ تاہم بہتری کا کچھ حصہ حج سے متعلق اخراجات میں موسمی اضافے کے باعث زائل ہو گیا (تفصیل کے لیے دیکھئے خدمات کا سیکشن)۔

### 6.2.3 آمدنی کھاتہ

جولائی تا فروری م س 10ء کے دوران آمدنی کھاتے کا خسارہ 37.3 فیصد کم ہو گیا جبکہ گذشتہ برس اسی عرصے میں 21.6 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ اس تخفیف کا بڑا حصہ (88.8 فیصد) سرمایہ کاری رقوم کے (خالص) اخراج میں کمی کا نتیجہ تھا تاہم خالص سودی ادائیگیوں میں کمی نے بھی اس میں اثر دکھایا (دیکھئے شکل 6.4)۔

<sup>2</sup> یہ سیکشن ایلٹ پیٹک کے مرتب کردہ ایچ بی سی ریکارڈ پر مبنی ہے جو 3 مئی 2010ء میں استعمال کیے گئے کسٹم کے زیادہ تفصیلی ڈیٹا سے مطابقت نہیں رکھتا۔

شکل 6.4: آمدنی کھاتے کا خسارہ (جولائی تا فروری)



زیر جائزہ عرصے کے دوران سرمایہ کاری رقوم کے اخراج میں کمی کے یوں تو کئی اسباب ہیں تاہم ان میں اہم ترین اسباب گردش قرضے اور تیل و گیس کے کم اوسط نرخ ہیں۔ مثال کے طور پر گردش قرضوں نے رقوم کا بہاؤ متاثر کر کے کمپنیوں کی سرگرمیوں میں رکاوٹ ڈالی جبکہ تیل و گیس کے کم اوسط نرخ ذخائر اور محاصل میں کمی لائے۔

ان عوامل کے اثرات خام تیل اور معدنیات کی خریداری (جو کہ تیل و گیس کی تلاش اور ان کی قیمتوں کا ایک کام ہے)، اور تیل و گیس کے منافع منقسمہ کی ادائیگیوں، پیٹرولیم کی صفائی اور بجلی کے شعبوں پر زیادہ نمایاں محسوس ہوتے ہیں (دیکھئے جدول 6.4)۔ تیل کے کنوؤں پر قدامت کے اثرات اور بد امنی نے بھی تیل و گیس کی تلاش کی سرگرمیوں کو بری طرح متاثر کیا۔ نتیجتاً نہ صرف خام تیل اور معدنیات (جو کہ سرمایہ کاری رقوم کے مجموعی اخراج کا تقریباً 50 فیصد ہے) کی خریداری خاصی حد تک گرتی (دیکھئے شکل 6.5) بلکہ شعبہ تیل و گیس کے منافع اور منافع منقسمہ کی ترسیل میں بھی خاصی کمی آگئی۔

جدول 6.4: منافع اور منافع منقسمہ کی ترسیل، بلحاظ شعبہ (جولائی تا فروری)

ملین ڈالر

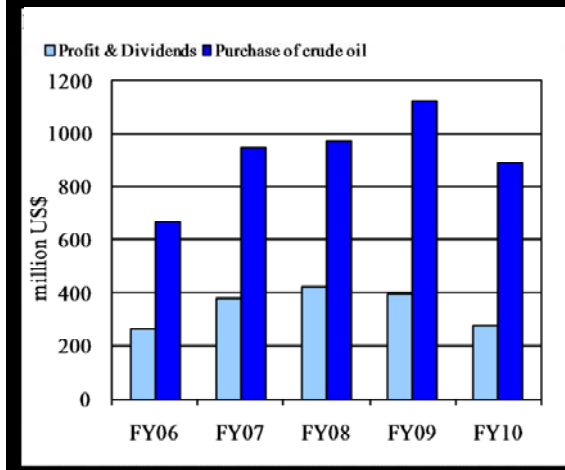
مجموعہ	م 10ء		م 09ء		مجموعہ	
	براہ راست جزدانی سرمایہ کاری	براہ راست بیرونی سرمایہ کاری	مجموعہ	براہ راست جزدانی سرمایہ کاری		
پیٹرولیم کی صفائی	20.0	2.5	17.5	71.3	12.8	58.5
تیل و گیس	25.6	19.1	6.6	60.1	39.3	20.8
بجلی	42.1	9.8	32.3	99.0	5.9	93.1
تجارت	41.1	0.2	40.9	45.0	3.6	41.4
مواصلات	51.7	4.6	47.0	28.2	2.9	25.3
مالی کاروبار	17.8	10.1	7.7	32.9	16.5	16.5
دیگر	162.1	19.9	142.2	138.8	23.5	115.3
مجموعہ	360.5	66.2	294.3	475.3	104.4	370.9

کمزور اقتصادی نمو کے سبب مالی کاروبار کی نفع یابی کا گرنا بھی زیر جائزہ مدت کے دوران منافع اور منافع منقسمہ کی ترسیل میں کمی کی ایک وجہ ہے۔ مزید برآں ایکویٹی منڈیوں میں غیر ملکی سرمایہ کاری میں علامتی کمی بھی منافع اور منافع منقسمہ کی ترسیل گھٹانے کا سبب بنی ہوگی (دیکھئے شکل 6.6)۔

جولائی تا فروری م 10ء کے دوران منافع اور منافع منقسمہ کی ترسیل میں اضافہ صرف شعبہ ٹیلی مواصلات میں دیکھا گیا۔<sup>3</sup>

<sup>3</sup> نیٹ نیسی ایل نے گذشتہ سال وی ایس ایس ایس کی کامیاب تکمیل کے بعد جولائی م 10ء میں منافع کی ترسیل کی۔

شکل 6.5: سرمایہ کاری آمدنی کا اخراج (جولائی تا فروری)

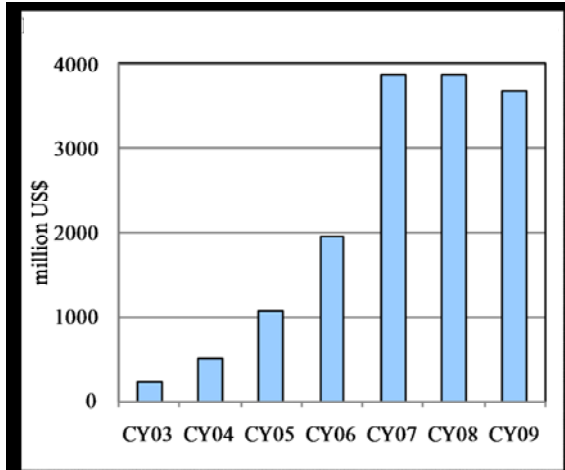


دوسری طرف خالص سودی ادائیگیوں میں کمی کی واحد وجہ جولائی تا فروری م س 10ء کے دوران خام سودی ادائیگیوں کا گرنا تھا (دیکھئے جدول 6.5) جس کا بڑا سبب رواں قرضے کی ادائیگیوں پر بین الاقوامی نسبتاً کم شرح سود کے اثرات کے علاوہ اسلامی ترقیاتی بینک کے نسبتاً مہنگے قرضے، یورو بانڈ اور نئی قرضے کے اسٹاک میں آنے والی کمی تھی۔ بیرونی کرنسی امانتوں پر سودی ادائیگیاں بھی زیر جائزہ عرصے کے دوران کم ہوئیں۔

تاہم آئی ایم ایف کے قرضے پر سودی ادائیگیاں بڑھنے اور زرمبادلہ کے ذخائر پر سودی آمدنی گھٹنے سے یہ فوائد جزوی طور پر زائل ہو گئے۔

#### 6.2.4 جاری منتقلیاں

شکل 6.6: ایکویٹی تسکات میں بیرونی سرمایہ کاری کے ذخائر



جولائی تا فروری م س 10ء کے دوران کارکنوں کی ترسیلات میں نمایاں اضافے اور اقامتی بیرونی کرنسی کھاتوں میں رقوم آنے کے نتیجے میں جاری منتقلیوں میں 17.8 فیصد سال بسال اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ سال اسی عرصے میں 2.2 فیصد کمی ہوئی تھی (دیکھئے شکل 6.7)۔

#### کارکنوں کی ترسیلات

گذشتہ چار سال کے رجحان کے مطابق جولائی تا فروری م س 10ء کے دوران بھی کارکنوں کی ترسیلات میں 17.7 فیصد کا معقول اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ چار سال میں اس عرصے کا اوسط اضافہ 17.3 فیصد رہا۔

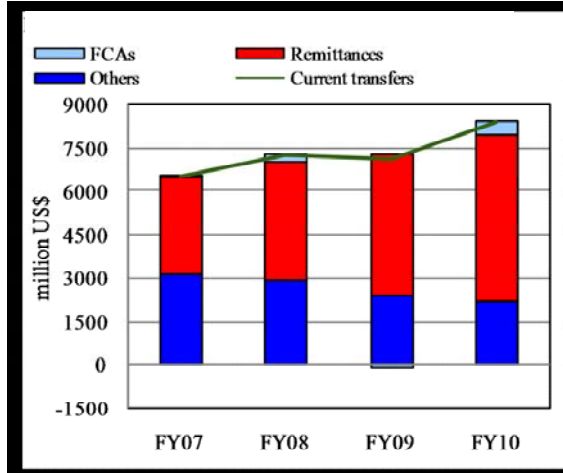
اس نمونے میں زیادہ بڑا حصہ خلیجی علاقے اور برطانیہ سے آنے والی ترسیلات کا تھا تاہم امریکہ اور کینیڈا سے بھی اضافہ دیکھنے میں آیا (دیکھئے جدول 6.6)۔ خلیجی علاقے سے ترسیلات میں تقریباً 55 فیصد اضافہ ہوا اور 36.5 فیصد اضافہ سعودی عرب سے آیا۔

جدول 6.5: سوڈی ادائیگیوں اور وصولیوں کی تفصیل (جولائی تا فروری)					
ملین ڈالر					
م 10ء			م 09ء		
جولائی تا فروری	دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	م 10ء	م 09ء	
98	331	213	642	807	ادائیگیاں (الف + ب)
82	296	181	559	635	الف مجموعی بیرونی قرضہ
53	239	144	436	527	سرکاری اور سرکاری طور پر ضمانت شدہ
35	199	100	334	373	طویل مدتی
0	0	0	0	2	عسکری
10	26	42	78	122	یوروی بانڈز
8	2	1	11	6	تجارتی قرضے
0	12	1	13	24	اسلامی ترقیاتی بینک
6	19	14	39	77	نجی قرضے
23	38	23	84	31	آئی ایم ایف
16	35	32	83	172	ب بیرونی واجبات
5	26	14	45	62	بیرونی کرنسی کی امانتیں
0	0	0	0	3	ایئیر لائن ڈالر بانڈز
3	0	4	7	16	مرکزی بینک کی امانتیں
8	9	14	31	91	دیگر
17	18	21	56	171	وصولیاں
3	3	4	10	73	ذخائر پر سود
14	15	17	46	98	دیگر
-81	-313	-192	-586	-636	خالص
ماخذ: اسٹیٹ بینک					

منڈی کے ذرائع سے پیسہ چلنا ہے کہ حالیہ عالمی معاشی بحران سے دیہی (جو تیل و گیس کے بجائے تجارت اور جائیداد کے شعبوں پر انحصار کرتا ہے) بہت متاثر ہوا تھا، وہاں مقیم پاکستانی کارکنوں کے معاوضوں میں کمی آئی تھی اور ملازمتیں بھی ختم ہوئی تھیں، چنانچہ ملازمت سے محروم افراد پاکستان واپس آ گئے تھے اور لبقہ نے اپنے گھر والوں کو پاکستان بھیج دیا تھا۔<sup>4</sup> ان میں سے اول الذکر افراد اپنی بچت پاکستان لائے جبکہ مؤخر الذکر معاملے میں پاکستانی تارکین جو رقم دیہی میں خرچ کرتے تھے وہ اب اپنے گھر والوں کے لیے پاکستان بھیج رہے ہیں۔ ایسے تارکین میں سے چند خوش نصیبوں نے ابوظہبی میں ملازمتیں تلاش کر لی ہیں جس کا اظہار ابوظہبی سے آنے والی ترسیلات میں مستحکم اضافے سے ہوتا ہے (دیکھئے شکل 6.8)۔ زیر جائزہ عرصے کے دوران عرب امارات سے ترسیلات بڑھنے کی ممکنہ وجوہات رقوم کی ناجائز منتقلیوں کے خلاف ایف آئی اے کا ایکشن اور ”پاکستان ری می ٹینس انی شیے ٹیو“ (پی آر آئی) کے مختلف اقدامات کے نتیجے میں رقم کی منتقلی کے لیے سرکاری ذرائع کا استعمال بڑھنا ہے۔

<sup>4</sup> عرب امارات میں تارکین کو بڑا معاہدے کی بنیاد پر دیا جاتا ہے چنانچہ ملازمت چھوٹنے پر ان کا قیام غیر قانونی ہو جاتا ہے۔ ایسے غیر قانونی تارکین اگر وطن واپس نہ آئیں تو انہیں گرفتاری اور بے دخلی کا خطرہ رہتا ہے اور انہیں اپنا ساز و سامان اٹھانے یا بیچائی ہوئی رقم وطن لانے کا کوئی موقع نہیں ملتا، لہذا ایسے تارکین اپنی تمام رقم جلد از جلد وطن روانہ کر دیتے ہیں۔

شکل 6.7: جاری منتقلیوں کے اجزا (جولائی تا فروری)



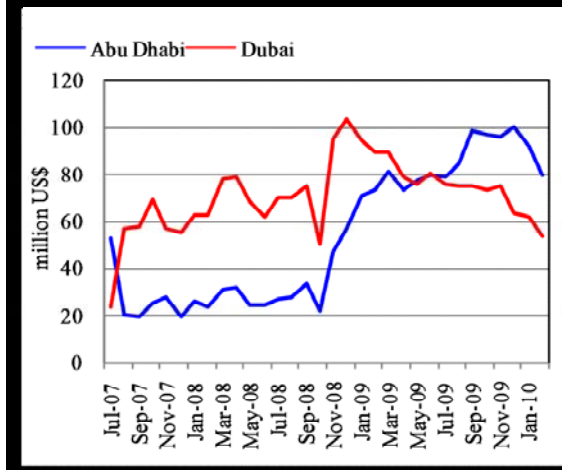
ذرائع کی منتقلی کے بارے میں اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ جولائی تا فروری مہ 10ء کے دوران ترسیلات میں ہونے والی تقریباً تمام تر نمونیکوں کے ذریعے ہوئی اور زرمبادلہ کمپنیوں کے توسط سے آنے والی ترسیلات میں زیر جائزہ عرصے کے دوران سال بسال کمی واقع ہوئی (دیکھئے شکل 6.9 الف)۔ بینکوں کے ذریعے ترسیلات کی بلند آمد دراصل پی آر آئی کی کوششوں کی عکاسی کرتی ہے۔ ان کوششوں کا زیادہ اثر برطانیہ میں دیکھا گیا ہے جہاں اس حوالے سے بینکوں اور غیر ملکی اداروں کے مابین بہت سے معاہدے ہوئے ہیں (دیکھئے شکل 6.9 ب)۔

### ترسیلات میں حالیہ کمی

ماہانہ اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ ترسیلات کی زیادہ تر نمونہ جولائی تا اکتوبر مہ 10ء کے دوران ہوئی اور اگلے مہینوں میں یہ نمونہ خاصی سست پڑ گئی (دیکھئے شکل 6.10)۔ کئی عوامل اس سست روی کی وجہ ہیں۔ ایک تو گذشتہ برس مقرر کی گئی بلند بنیاد نے نمونہ کو متاثر کیا، دوسرے شرح مبادلہ گرنے کی توقعات نے اگلے مہینوں کے دوران ترسیلات کی آمد کو سست کر دیا۔ ان میں سے مؤثر الذکر وجہ نے ترسیلات پر دو طرح سے اثر کیا: (الف) اس نے بیرونی کرنسی کھاتوں کی روپے میں منتقلی کو گھٹا دیا (جو کہ ترسیلات کا ایک جزو ہے) اور (ب) یہ غیر رسمی اضافت بڑھنے کا باعث بنی (دیکھئے باکس 6.2) چنانچہ غیر رسمی ذرائع سے ترسیلات کی حوصلہ افزائی ہوئی (دیکھئے شکل 6.11)۔ اس کے علاوہ دسمبر 09ء کے آخری ہفتے میں عاشورے کی تعطیلات اور بعد ازاں بم دھماکے کے ردعمل میں ہڑتالوں کے باعث پروسیسنگ معطل رہی جس سے ترسیلات کی آمد بری طرح متاثر ہوئی۔

ممالک	مہ 09ء	مہ 10ء	فیصد حصہ	عمومیت حصہ (فیصدی درجے)
خلیجی علاقہ	2781.2	3293.0	56.9	10.4
بحرین	99.6	101.0	1.7	0.0
کویت	287.9	297.1	5.1	0.2
قطر	212.7	243.3	4.2	0.6
سعودی عرب	962.3	1148.9	19.9	3.8
عمان	183.1	185.5	3.2	0.0
عرب امارات	1035.6	1317.2	22.8	5.7
اسریکہ	1156.5	1173.4	20.3	0.3
برطانیہ	344.1	596.3	10.3	5.1
کینیڈا	51.6	71.6	1.2	0.4
جرمنی	57.5	61.8	1.1	0.1
جاپان	4.3	3.0	0.1	0.0
ناروے	24.8	15.8	0.3	-0.2
دیگر	498.6	572.2	9.9	1.5
مجموعہ	4918.6	5786.9	100.0	17.7

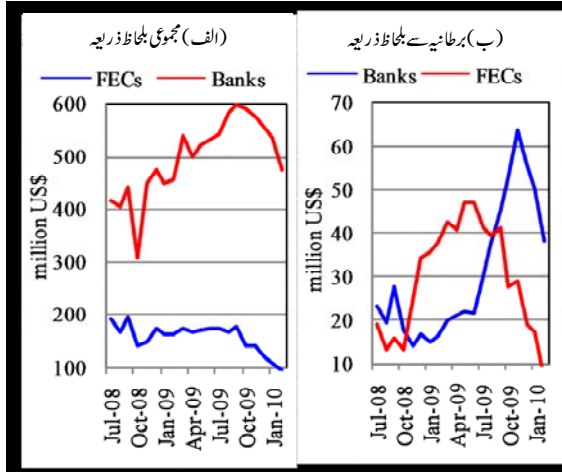
شکل 6.8: عرب امارات سے ترسیلات کی آمد



اعداد و شمار کے تجزیے سے معلوم ہوتا ہے کہ نومبر تا فروری م س 10ء ترسیلات کی مجموعی سست روی اگرچہ وسیع البنیاد تھی تاہم اس سست روی میں بڑا کردار زرمبادلہ کمپنیوں کے توسط سے آنے والی رقوم گھٹنے کا تھا۔ اس کے علاوہ کمرشل بینکوں کے بیرونی کرنسی کھاتوں کی روپے میں کم منتقلی (شاید شرح مبادلہ گرنے کی توقعات کے باعث) اور ڈاک خانوں کے ذریعے ترسیلات میں کمی بھی زیر جائزہ عرصے کے دوران ترسیلات کی نموسست کرنے کا باعث بنی (دیکھئے جدول 6.7)۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ ترسیلات میں جو کمی بیرونی کرنسی کھاتوں کی روپے میں منتقلی میں کمی سے آئی تھی وہ زیادہ تشویش ناک نہیں کیونکہ جاری کھاتے کے توازن پر اس کا کوئی اثر نہیں ہے۔ درحقیقت بیرونی کرنسی کھاتوں کی روپے میں منتقلی کم ہونے کا مطلب بیرونی کرنسی کھاتوں میں اضافہ ہے جو کہ جاری کھاتے کا حصہ ہیں۔ تاہم نومبر تا فروری م س 10ء کے دوران زرمبادلہ کمپنیوں سے ترسیلات میں معقول کمی تشویش ناک ہے کیونکہ اس سے غیر رسمی اضافت بڑھ سکتی ہے۔

شکل 6.9: کارکنوں کی ترسیلات

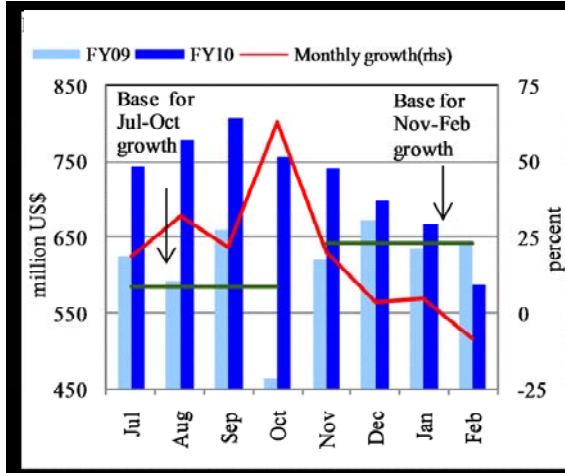


خطرہ اب بھی درپیش ہے ترسیلات کی نمو میں حالیہ پیشتر کمی عارضی عوامل کا نتیجہ قرار دی جاسکتی ہے تاہم ترسیلات میں طویل عرصہ سست روی کے خدشات اب بھی موجود ہیں۔ اس خدشے کی بنیاد خلیج (خصوصاً دبئی) میں سست اقتصادی سرگرمیوں کا ترسیلات پر پڑنے والا ممکنہ تاخیری ردعمل ہے۔ اس موقف کو بنگلہ دیش<sup>5</sup> کی مثال سے تقویت ملتی ہے جہاں بحرانی عرصے میں ترسیلات مستحکم اضافے کے بعد کم ہو گئیں (دیکھئے شکل 6.12)۔

ثبت پہلو یہ ہے کہ 2009ء میں تیل کے نرخوں کی بحالی کے بعد ابوظہبی اور تیل کی مالک دوسری خلیجی ریاستوں میں انفراسٹرکچر کے بڑے منصوبوں میں سرمایہ کاری جاری رہنے کی توقع ہے چنانچہ دبئی میں ملازمت سے محروم ہونے والے روزگار کے لیے ان ہمسایہ ریاستوں کا رخ کر سکتے ہیں۔

<sup>5</sup> پاکستان کو ترسیلات کی آمد کا معاملہ بنگلہ دیش سے ملتا جلتا ہے، دونوں کے تاریکین نچلے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں اور دونوں ہی کی ترسیلات کا بنیادی ذریعہ خلیج کا علاقہ ہے۔

شکل 6.10: کارکنوں کی ترسیلات کا ماہانہ رجحان



اس طرح، دہائی میں تعمیرات میں سست روی کی وجہ سے ترسیلات گھٹنے کا جو خدشہ ہے اسے کم کیا جاسکے گا۔ اسی طرح 'پی آر آئی' کے تحت کیے گئے مختلف اقدامات کا بھی ترسیلات پر مثبت اثر پڑنے کی امید ہے (دیکھئے باکس 6.1)۔

### اقتصادی بیرونی کرنسی کھاتے

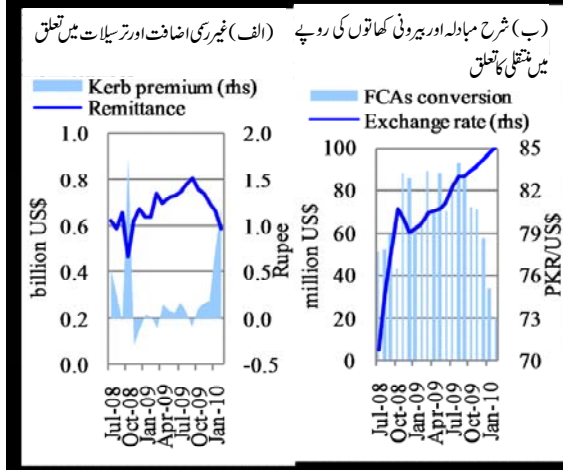
جولائی تا فروری م س 10ء کے دوران اقتصادی بیرونی کرنسی کھاتوں کی صورت حال گذشتہ مالی سال کے اسی عرصے کے برعکس رہی، یعنی 142 بلین ڈالر اخراج کے مقابلے میں حالیہ عرصے میں 465 بلین ڈالر کی آمد ہوئی۔ م س 09ء میں ان کھاتوں کے نجمد ہونے کی افواہوں کے بعد نکالی گئی رقم مذکورہ کمی کا باعث بنی تھیں۔

### باکس 6.1: پاکستان ری میٹنس انی شیٹ (پی آر آئی) اور پی آر آئی اے کا اشتراک

پاکستانی تارکین کی ترسیلات سرکاری ذرائع سے وطن بھجوانے کی حوصلہ افزائی اور اس سلسلے میں سہولت فراہم کرنے کے لیے پاکستان ری میٹنس انی شیٹ (پی آر آئی) کے تحت کئی اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ مثال کے طور پر بڑے بینکوں میں بروقت جموی پختائی کا نظام متعارف کرا دیا گیا ہے تاکہ وہ وصولی کے دن ہی اس رقم کو مرسل الیہ کے کھاتے میں منتقل کر دیں، اسی طرح بینکوں کا دائرہ کار بڑھانے کے لیے غیر ملکی اداروں کے ساتھ ان کے معاہدے کرا دیے گئے ہیں۔ ان کوششوں کے سلسلے میں پی آر آئی نے پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز (پی آئی اے) کے ساتھ مفاہمت کی ایک یادداشت پر 29 دسمبر 2009ء کو دستخط کیے۔

یہ اشتراک کئی مراحل میں کام کرے گا۔ پہلے مرحلے میں پاکستانی تارکین کو 100 عدد وطر فیکٹ بذریعہ قرضہ اندازی مفت دیے جائیں گے۔ دوسرے مرحلے میں 'فریکوینٹ فلائنگ کارڈ' اور 'مائلز پروگرام' متعارف کرایا جائے گا جس کا تعلق ترسیلات بھجوانے سے ہوگا۔ کارڈ کے حامل افراد کو کئی طرح کی مراعات دی جائیں گی مثلاً پروازوں میں محفوظ نشستیں اور خصوصی تحائف، چیک ان کاؤنٹرز پر بزنس کلاس سروسز، بزنس کلاس لاؤنج اور اضافی وزن لے جانے کی سہولت وغیرہ۔ پی آر آئی اے کی تمام پروازوں میں تارکین کی آگاہی کے لیے مختصر مووی بھی دکھائی جائے گی جس میں انہیں سرکاری ذرائع سے اپنی رقم وطن بھجوانے کی اہمیت بتائی جائے گی۔

دوسری طرف جولائی تا فروری م س 10ء کے دوران اقتصادی بیرونی کرنسی کھاتوں کی بحالی کی بنیادی وجہ شرح مبادلہ میں کمی اور نتیجتاً ان کھاتوں کی روپے میں منتقلی گرنے کی توقعات ہیں (دیکھئے شکل 6.13)۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ تیل کی ادائیگیاں بین البینک منڈی کو منتقل کرنے سے شرح مبادلہ کا اتار چڑھاؤ، اور اس طرح سٹہ بازی کے مواقع بڑھ گئے ہیں۔ زیر جائزہ عرصے کے دوران اوجی ڈی سی، کے ای ایس سی اور اقوام متحدہ مشن جیسے بڑے اداروں کے بیرونی کرنسی کھاتوں میں اضافہ ہوا۔



مالی کھاتے کی فاضل رقم میں جولائی تا فروری م س 10ء کے دوران 10.1 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ سال اسی عرصے میں 40 فیصد کمی واقع ہوئی تھی۔

جولائی تا فروری م س 10ء کے دوران، مالی رقوم کے اجزائے ترکیبی گذشتہ مالی سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں تبدیل ہو گئے۔ گذشتہ سال مالی رقوم (خالص) کا بڑا حصہ براہ راست بیرونی سرمایہ کاری پر مشتمل تھا جبکہ اس سال ان کا بیشتر حصہ دیگر سرمایہ کاری پر مشتمل ہے (دیکھئے شکل 6.14)۔ چنانچہ دیگر سرمایہ کاری

میں بڑی مددات یہ تھیں: 1.2 ارب ڈالر کا یکبارگی ایس ڈی آر اختصاص، 1.1 ارب ڈالر کی آئی ایم ایف سے برج فنانسنگ اور ٹیو کیو کانفرنس کے تحت 0.2 ارب ڈالر کا حصول۔

ماہانہ اعداد و شمار کے مطابق زیادہ تر مالی رقوم رواں مالی سال کی پہلی سہ ماہی میں آئیں۔ بعد کے مہینوں یعنی اکتوبر تا فروری کے دوران 600 ملین ڈالر کی صلک ادا کی گئی اور 267 ملین ڈالر کی اسلامی ترقیاتی بینک کو ادا کی گئی کے باعث مالی رقوم پر دباؤ رہا۔

جدول 6.7: ترسیلات کی سال بسال نمو میں حصہ بلحاظ ذرائع (فیصدی درجے)

م س 10ء		
نومبر تا فروری	اکتوبر	جولائی تا ستمبر
12.3	60.8	24.9
بنک جس میں سے		
16.8	54.6	19.4
گھریلو دیکھ بھال		
-4.5	6.2	5.5
بیرونی کرنسی کھاتوں کی تبدیلی		
-7.0	-0.2	-1.8
زرمبادلہ کپینیاں		
-0.3	2.1	1.1
ڈاک خانے		
5.0	62.7	24.2
مجموعہ		

### خالص بیرونی سرمایہ کاری

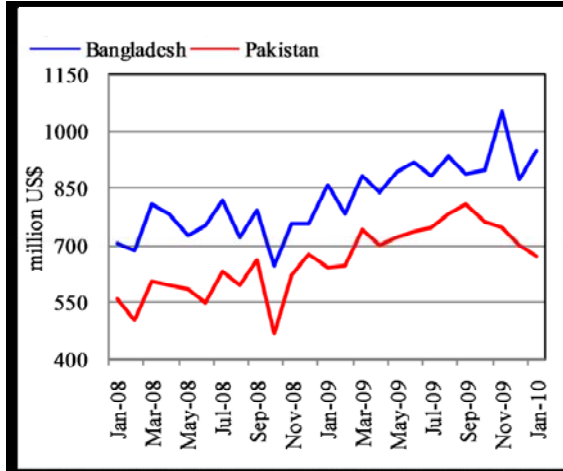
براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں تیزی سے کمی اور سرکاری شعبے کے صلک و بانڈ کی ادائیگیوں کے باعث خالص بیرونی سرمایہ کاری میں رواں مالی سال جولائی تا فروری 45.9 فیصد کی سال بسال کمی واقع ہوئی جبکہ گذشتہ سال اسی عرصے میں 33.5 فیصد کمی آئی تھی (دیکھئے جدول 6.8)۔

### براہ راست بیرونی سرمایہ کاری

عالمی رجحانات کے مطابق پاکستان میں بھی براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں خاصی کمی دیکھی جا رہی ہے (دیکھئے شکل 6.15)۔ منڈی میں بے

<sup>6</sup> اس میں آئی ایم ایف کے قرضوں کا (ماسوائے برج فنانسنگ) استعمال شامل نہیں ہے۔

شکل 6.12: کارکنوں کی ماہانہ ترسیلات

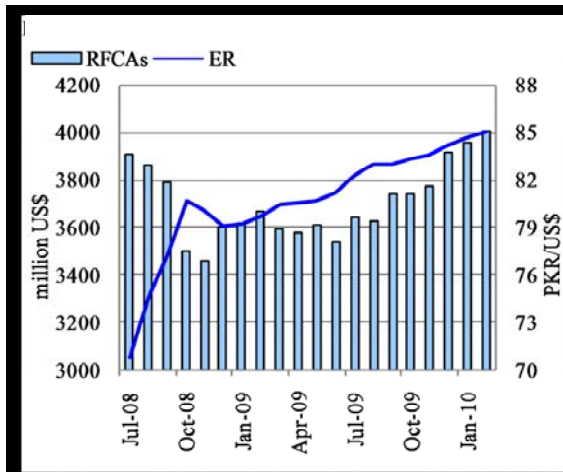


یقینی، نفع یابی میں سکڑاؤ اور قرضے کے حصول میں دشواری کے سبب دنیا بھر میں کئی ادارے اپنی سرمایہ کاری مانتوی کر رہے ہیں۔<sup>7</sup> پاکستان کی طرف آنے والی براہ راست بیرونی سرمایہ کاری ان عمومی اسباب کے علاوہ بعض ملکی عوامل مثلاً توانائی کا بحران، سلامتی کے بڑھتے ہوئے خدشات اور کمزور اقتصادی سرگرمیوں کے سبب مزید متاثر ہوئی ہے۔ چنانچہ براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں جولائی تا فروری م 10ء کے دوران سال بسال 52.8 فیصد غیر معمولی کمی آگئی جبکہ گذشتہ برس اسی عرصے میں 0.2 کا واپسی اضافہ ہوا تھا۔

زیر جائزہ عرصے کے دوران براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں تقریباً ایک چوتھائی کمی نو سرمایہ کاری آمدنی میں تخفیف کا نتیجہ ہے جس سے نفع یابی گھٹنے یا خسارہ بڑھنے کی عکاسی ہوتی ہے۔ بقیہ تین چوتھائی کمی انضمام اور تھویل کے کم معاہدوں اور گرین فیلڈ منصوبوں میں ہونے والی کمی کی وجہ سے آئی۔

شعبوں کے لحاظ سے دیکھا جائے تو زیر جائزہ عرصے کے دوران مجموعی براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں 74 فیصد کمی کا تعلق مالی کاروبار اور ٹیلی

شکل 6.13: اقامتی بیرونی کرنسی کھاتے



مواصلات میں سرمایہ کاری گھٹنے سے ہے۔ چنانچہ مجموعی براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں ان دو شعبوں کا حصہ گذشتہ مالی سال جولائی تا فروری کے 49.5 فیصد سے گر کر رواں مالی سال 22.1 فیصد رہ گیا۔ نقصانات یا کم منافع کی وجہ سے مواصلاتی کمپنیوں کی نو سرمایہ کاری آمدنی کرنے کے اثرات سے قطع نظر، سخت مسابقت اور منڈی کی سیرشدگی بھی اس شعبے میں ایکویٹی میں کم سرمایہ کاری کا باعث بنی۔ دوسری طرف انضمام اور تھویل کے معاہدے کم ہونے، اور کمپنی کے اندرونی قرضوں کی ادائیگی سے مالی کاروبار میں سرمایہ کاری پر منفی اثر پڑا۔

زیر جائزہ عرصے کے دوران تیل و گیس کی تلاش میں

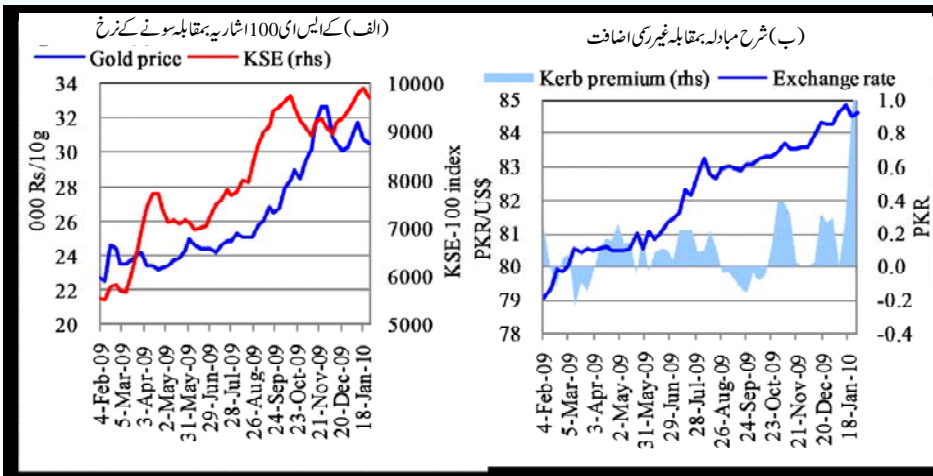
<sup>7</sup> یو این سی اے ڈی کے تخمینے کے مطابق 2009ء کے دوران براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کی سطح دنیا بھر میں 39 فیصد گری۔

باس 6.2: چھوٹے سرمایہ کاروں کا رویہ اور غیر رسمی اضافت

پاکستان میں چھوٹے سرمایہ کار عام طور پر اسٹاک مارکیٹ، بازار مبادلہ یا اجناس کی منڈی میں سرمایہ لگاتے ہیں۔ غیر رسمی اضافت کے معاملے میں چونکہ ان سرمایہ کاروں کا رویہ بھی اہمیت رکھتا ہے چنانچہ اس کا تجزیہ مناسب ہوگا۔

مذکورہ تین مختلف منڈیوں کے چھوٹے سرمایہ کاروں کے رویے کا مطالعہ کرنے کے لیے غیر رسمی اضافت کے لحاظ سے ڈالر اور سونے کے ہفتہ وار اوسط نرخ اور کے ایس ای 100 اشاریہ مرتب کیا گیا ہے۔ اس غرض سے فروری 2009ء سے لے کر جنوری 2010ء تک کا ڈیٹا استعمال کیا گیا ہے۔

شکل 6.2.1



رجحان کے تجزیے سے معلوم ہوتا ہے کہ غیر رسمی اضافت اس وقت بڑھ جاتی ہے جب ڈالر کے نرخ میں اضافہ سونے اور اسٹاک اشاریے کے اضافے سے نسبتاً زیادہ ہو، یعنی غیر رسمی اضافت پر چھوٹے سرمایہ کاروں کے اثرات ڈالر، اور سونے اور اسٹاک مارکیٹ کی کارکردگی کے مابین نرخ کے فرق پر منحصر ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر دسمبر 09ء اور جنوری 10ء میں غیر رسمی اضافت میں معقول اضافہ ہوا ہے جبکہ ڈالر کے نرخ بڑھ رہے تھے، اور سونے کے نرخ یا کے ایس ای 100 اشاریہ جوں کے توں تھے یا کم ہو رہے تھے (دیکھئے شکل 6.2.1)۔

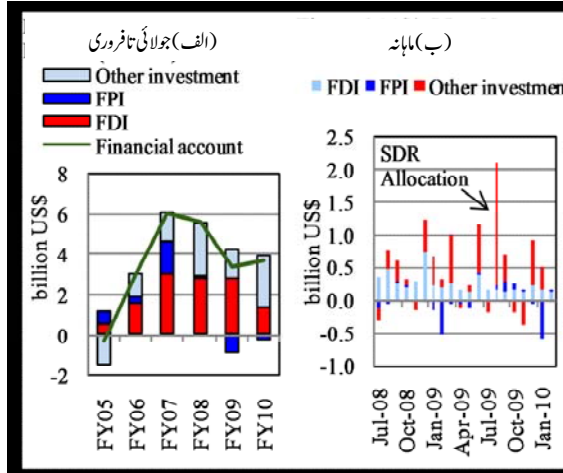
یہ چیز اقتصادی فہم کے عین مطابق ہے، کیونکہ جب ڈالر کے نرخ دوسرے اثاثوں کے مقابلے میں بڑھتے ہیں تو چھوٹے سرمایہ کار ڈالر میں سرمایہ لگاتے ہیں چنانچہ ڈالر کی طلب اور اضافت بڑھ جاتی ہے۔ تاہم جب ڈالر کے نرخ میں اضافہ سونے کے نرخ یا کے ایس ای 100 اشاریے کی نسبت کم ہوتا ہے تو چھوٹے سرمایہ کار ڈالر میں بہت کم سرمایہ لگاتے ہیں لہذا غیر رسمی اضافت پر اثر بھی معمولی ہوتا ہے۔

سرمایہ کاری کم ہوئی جو براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں ہونے والی مجموعی کمی کا 4.9 فیصد ہے۔ اس شعبے میں بیرونی سرمایہ کاری کم ہونے کی بڑی وجہ عام ہدائی اور گردش قرضوں کا مسئلہ ہے جس سے کمپنیوں کی سرگرمیاں رک گئیں۔ اسی طرح جولائی تا فروری م س 10ء کے دوران پیٹرولیم کی صفائی میں بیرونی سرمایہ کاری گھٹنے کی بنیادی وجہ بھی گردش قرضے ہیں (دیکھئے جدول 6.9)۔

براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کے لیے پرکشش شعبے

جولائی تا فروری م س 10ء کے دوران جن شعبوں میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں سال بسال اضافہ ہوا وہ بجلی، تعمیرات اور کیمیکل کے شعبے ہیں۔ بجلی کے شعبے میں بلند سرمایہ کاری کا رخ پورٹ قاسم پر کے ای ایس سی پروجیکٹ اور اراچ پاور پروجیکٹ کی طرف تھا جبکہ کیمیکل میں

شکل 6.14: مالی کھاتے کا توازن



سرمایہ کاری زیادہ تر کثیر القومی کمپنی ایف ایم سی جی کو گئی۔ اسی طرح شعبہ تعمیرات میں زیادہ تر سرمایہ کاری سے کراچی میں سڑکیں اور پل بنے اور ایک بڑی تعمیراتی کمپنی کو رقم دی گئی۔

### مختلف ملکوں سے براہ راست بیرونی سرمایہ کاری

جولائی تا فروری م س 10ء کے دوران تقریباً تمام بڑے ذرائع سے براہ راست بیرونی سرمایہ کاری گذشتہ سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں کم ہوئی تاہم اس کمی کا زیادہ تر (72.5 فیصد) حصہ مارٹیس، ملائیشیا، سنگاپور، امریکہ اور سوئزر لینڈ سے آنے والی سرمایہ کاری کا تھا۔

جدول 6.8: پاکستان میں بیرونی سرمایہ کاری کی خالص آمد (جولائی تا فروری)

ملین ڈالر میں			
نمبر (فیصد)	م س 10ء	م س 09ء	
-45.9	1,024.1	1,892.4	بیرونی سرمایہ کاری
-31.5	1,662.8	2,427.7	الف۔ نجی سرمایہ کاری
-52.8	1,319.3	2,794.7	براہ راست بیرونی سرمایہ کاری
193.6	343.5	-367.0	جزدانی سرمایہ کاری
193.6	343.5	-367.0	ایکویٹی تسکات
0	0	0	قرضہ تسکات
-19.3	-638.7	-535.3	ب۔ سرکاری سرمایہ کاری
-19.3	-638.7	-535.3	جس میں قرضہ تسکات ☆
☆ اسٹیٹس ڈالر بانڈز، یورو بانڈز، ایف ای بی سی، ڈی بی سی، ٹی بی او پی آئی بی کی خالص فروخت/خرید			

### بیرونی جزدانی سرمایہ کاری

جولائی تا فروری م س 10ء کے دوران بیرونی جزدانی سرمایہ کاری میں 295 ملین ڈالر خالص کمی واقع ہوئی جبکہ گذشتہ مالی سال کے اسی عرصے میں یہ خالص کمی 902 ملین ڈالر رہی تھی۔ اگرچہ ایکویٹی منڈی میں سرمایہ کاری کسی حد تک بحال ہوئی، تاہم اس بحالی کو دوران عرصہ صکوک بانڈ کی 600 ملین ڈالر ادائیگی نے زائل کر دیا (دیکھئے شکل 6.16)۔

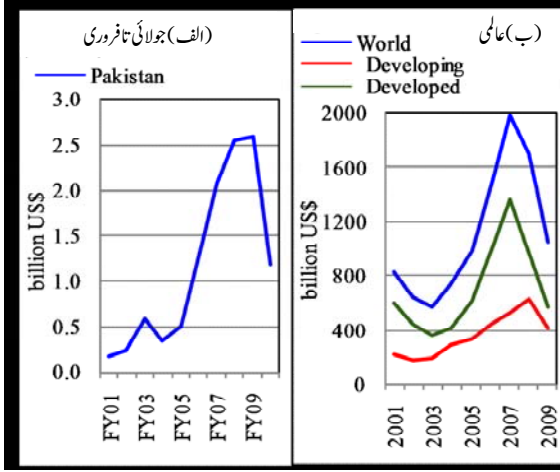
ایکویٹی منڈی میں سرمایہ کاری کی بحالی کا عمل بڑی حد تک جولائی تا اکتوبر م س 10ء کے دوران ہوا، یہ وہ

وقت تھا جب کریڈٹ ریٹنگ کے بین الاقوامی اداروں نے پاکستان کی کریڈٹ ریٹنگ ایم ایس سی آئی 'فرٹینئر مارکیٹ انڈیکس' میں دوبارہ داخلے اور ایس ڈی آر کے اختصاص سے زرمبادلہ ذخائر بڑھنے پر بہتر کردی تھی۔

تاہم سرمایہ کاری کا یہ سلسلہ اگلے مہینوں کے دوران خاصا سست پڑ گیا جس کی غالباً وجہ اسٹاک مارکیٹ میں سرمایہ کاری پر تھوڑا منافع، شرح مبادلہ میں نسبتاً بلند اتار چڑھاؤ اور سلامتی کے بڑھتے ہوئے خدشات تھے۔ اس کے علاوہ پاکستان کے سادرن بانڈ پریافت کا تفاوت بھی بعد کے عرصے (نومبر تا فروری) میں معمولی سا بڑھا ہے (دیکھئے شکل 6.17)۔

دیگر سرمایہ کاریاں

شکل 6.15: براہ راست بیرونی سرمایہ کاری



جولائی تا فروری م 10ء کے دوران دیگر سرمایہ کاریوں میں خالص آمد گزشتہ سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں تقریباً دو گنی یعنی 2.6 ارب ڈالر ہو گئی۔ تقریباً تمام کا تمام اضافہ واجبات میں معقول اضافے کی وجہ سے ہوا جبکہ اثاثوں کے پہلو سے<sup>8</sup> دیگر سرمایہ کاریوں پر منفی اثرات مرتب ہوئے۔

دیگر سرمایہ کاریوں کے اثاثہ جات میں جولائی تا فروری م 10ء کے دوران 44 ملین ڈالر کمی واقع ہوئی جبکہ گزشتہ سال اسی عرصے میں یہ اثاثے 544 ملین ڈالر گھٹ گئے

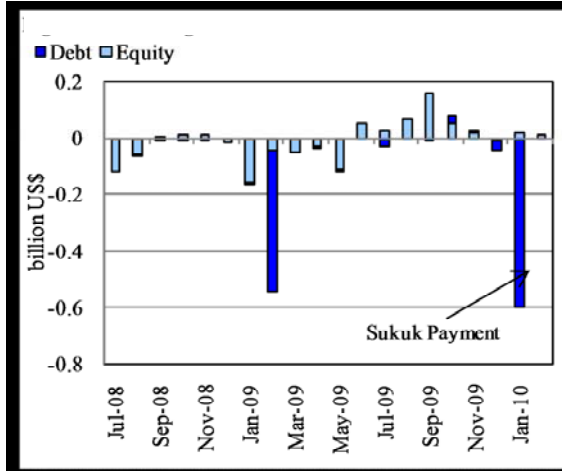
جدول 6.9: براہ راست بیرونی سرمایہ کاری (جولائی تا فروری) بلحاظ شعبہ						
ملین ڈالر میں						
شعبے	م 10ء			م 09ء		
	مجموعہ	نوسرمایہ کاری آمدنی	نقد	مجموعہ	نوسرمایہ کاری آمدنی	نقد
کیمیکلز	77.2	33.7	43.5	41.0	38.6	2.4
پٹرولیم کی صفائی	36.4	25.4	11.0	74.0	53.5	20.5
تیل و گیس کی تلاش	399.3	83.8	315.5	471.1	149.5	321.5
سینٹ	6.2	6.2	0.1	30.9	21.9	9.0
بجلی	115.8	22.0	93.8	74.3	-8.0	82.4
تعمیرات	72.1	-3.6	75.7	42.8	-2.7	45.6
تجارت	48.9	9.6	39.3	121.5	31.2	90.3
ٹیلی مواصلات	205.4	-61.9	267.3	736.9	1.1	735.8
مالی کاروبار	86.5	-1.1	87.5	647.5	174.4	473.1
ذاتی خدمات	34.2	2.8	31.5	63.6	3.2	60.4
دیگر	237.3	30.0	207.4	491.1	126.8	364.3
مجموعہ	1319.3	146.8	1172.5	2794.7	589.5	2205.2

تھے۔ گزشتہ سال اس قدر کمی کی بنیادی وجہ کمزور برآمدات کے باعث واجب الادا برآمدی بلوں میں معقول کمی تھی، اب جولائی تا فروری م 10ء کے دوران برآمدات کی کسی حد تک بحالی کے نتیجے میں واجب الادا برآمدی بل بڑھ گئے ہیں۔ تاہم اس بہتری کا زیادہ تر حصہ کمرشل بینکوں کے تجارتی نوٹسوں میں ہونے والی خاصی کمی سے زائل ہو گیا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ تیل کی ادائیگیوں کی بین الینک منڈی منتقلی سے کمرشل

<sup>8</sup> بیرون ملک اثاثوں میں اضافے کا ڈالر کے اخراج کے طور پر اندراج کیا جاتا ہے اور برعکس صورت میں برعکس اندراج کیا جاتا ہے۔

بینکوں کے تجارتی نوٹسٹروس پر خاصا دباؤ پڑ رہا ہے۔

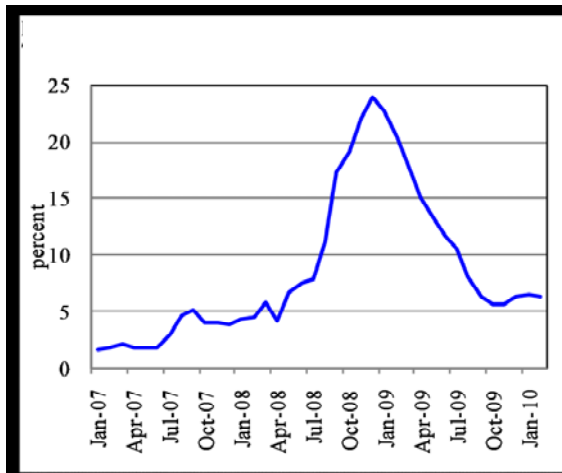
شکل 6.16: بیرونی جزدانی سرمایہ کاری



جولائی تا فروری م 10ء کے دوران دیگر سرمایہ کاریوں کے واجبات میں اضافہ طویل مدتی سرکاری قرضوں کی بلند خالص آمد اور دیگر واجبات کی بنا پر ہوا (دیکھئے شکل 6.18)۔ اول الذکر عامل کا بڑی حد تک تعلق آئی ایم ایف کے برج فنائنگ قرضوں سے جبکہ مؤخر الذکر کا تعلق آئی ایم ایف کے ایس ڈی آرز کے اختصاص (1.1 ارب ڈالر) اور ٹوکیو کانفرنس کے تحت سعودی عرب سے (200 ملین ڈالر) رقم ملنے سے ہے۔

تاہم اس عرصے کے دوران قلیل مدتی سرکاری قرضے اور نجی قرضوں<sup>9</sup> کی خالص ادائیگیوں نے طویل مدتی سرکاری خالص قرضوں کی زائد آمد کو کسی حد تک دھندلا دیا۔ یاد رہے کہ اگر دسمبر 2009ء میں

شکل 6.17: امریکی ٹریڈری بانڈ پر پاکستان کے ساورن بانڈ کا تفاوت



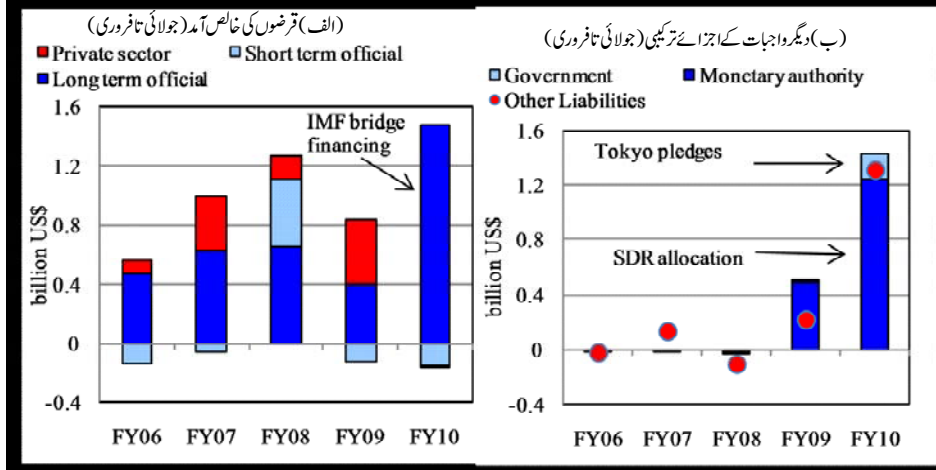
واجب الادا اسلامی ترقیاتی بینک کے قرضے (323 ملین ڈالر) کی واپسی کے لیے مہلت نہ لی جاتی تو قلیل مدتی سرکاری قرضوں کی خالص ادائیگی زائد کرنی پڑتی۔<sup>10</sup>

#### 6.4 خدمات کی تجارت

پاکستان کا خدمات کی تجارت کا خسارہ جولائی تا فروری م 10ء کے دوران 37.4 فیصد سکڑ گیا جبکہ گذشتہ سال اسی عرصے میں 37.3 فیصد کم ہوا تھا۔ خدمات کے درآمدی بل میں 16.4 فیصد سال بسال کمی اور خدمات کی برآمد میں 4.4 فیصد سال بسال اضافے کی بنا پر اس تجارت کا خسارہ کم ہوا (دیکھئے شکل 6.19)۔

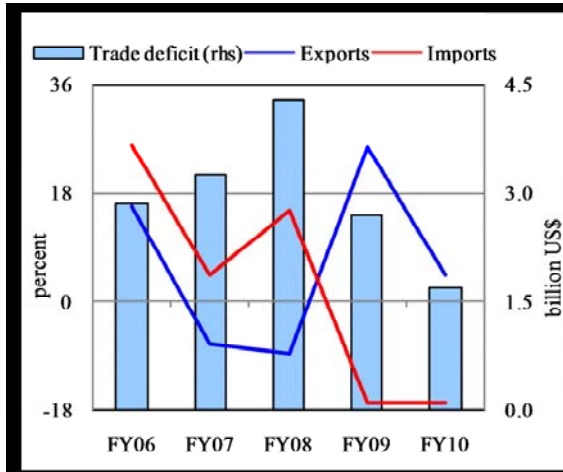
خدمات کی درآمد میں تخفیف دو عوامل کا مشترکہ نتیجہ تھی: ساز و سامان کی کم درآمد اور غیر ملکی فضائی کمپنیوں کو کم ادائیگی کی وجہ سے نقل و حمل کی خدمات کی کم ضرورت پڑی، دوسرے زرمبادلہ کمپنیوں پر قوم کے اخراج کے حوالے سے رکاوٹیں عائد ہیں (دیکھئے شکل 6.20)۔

<sup>9</sup> بڑی ادائیگیاں یہ ہیں: بیکیٹیر لمیٹڈ (30 ملین ڈالر)، پاکستان موبائل کمیونیکیشن (23 ملین ڈالر)، پاکستان ریفرنسز لمیٹڈ (18.5 ملین ڈالر)۔  
<sup>10</sup> قرض واپسی کے لیے مہلت چھ ماہ لی ہے۔



جہاں تک خدمات کی برآمد کا تعلق ہے ذرائع نقل و حمل، سیاحت، کمپیوٹر اور اطلاعاتی خدمات کے گروپوں، تمام بڑے ذیلی گروپوں بشمول مواصلات، مالی کاروبار، دیگر کاروبار اور سرکاری خدمات کی برآمد میں زیر جائزہ عرصے کے دوران اضافہ ہوا۔

شکل 6.19: خدمات کی تجارت کی کارکردگی (جولائی تا فروری)

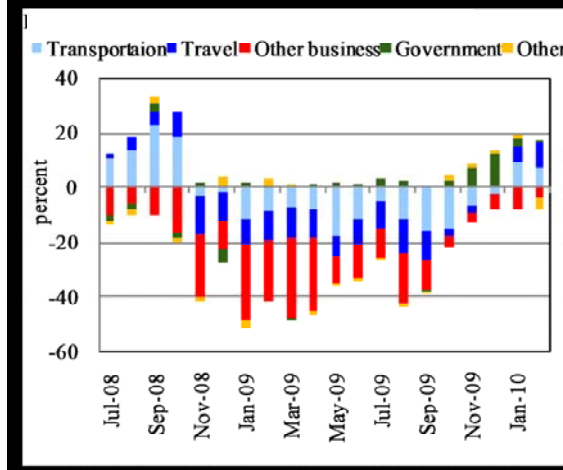


#### خدمات کی برآمد

جولائی تا فروری م س 10ء کے دوران پاکستان کی خدمات کی برآمد میں 4.4 فیصد کا معمولی اضافہ دیکھا گیا جبکہ گذشتہ مالی سال کے اسی عرصے میں 25.6 فیصد نمو پائی گئی تھی۔ ٹیلی مواصلات، مالی اور سرکاری خدمات کی برآمد میں مستحکم نمو ہوئی جبکہ نادیدہ وصولیوں میں مجموعی طور پر زیادہ اضافہ نہیں ہوا کیونکہ ذیلی گروپوں ذرائع نقل و حمل اور سفری خدمات کی برآمدی کارکردگی ناقص رہی۔ جولائی تا فروری م س 09ء کے دوران پی آئی اے کی راہداری

آمدنی بڑھنے، غیر ملکی ٹرانسپورٹ کمپنیوں کے ملکی اخراجات میں اضافے اور سفری خدمات کی برآمد زائد ہونے کی وجہ سے خدمات کی مجموعی برآمد میں اضافہ ہوا تھا (دیکھئے جدول 6.10)۔

شکل 6.20: درآمدی نمونہ حصہ



نقل و حمل کی خدمات کی برآمد میں جولائی تا فروری م س 10ء کے دوران 18.5 فیصد کمی واقع ہوئی جبکہ گذشتہ برس اسی عرصے میں 37.1 فیصد متاثر کن نمو ہوئی تھی۔ اس زمرے کی برآمد کرنے کے اسباب راہ داری اور بار برداری سے ہونے والی آمدنی میں کمی، اور غیر ملکی فضائی کمپنیوں کی پاکستان کے لیے کم پروازیں تھے۔ تاہم حالیہ چند مہینوں میں اس زمرے کی برآمدات میں کچھ بہتری دیکھی گئی ہے۔

مواصلاتی خدمات کی برآمد میں جولائی تا فروری م س 10ء کے دوران 158.1 فیصد شاندار نمو ہوئی جبکہ گذشتہ برس

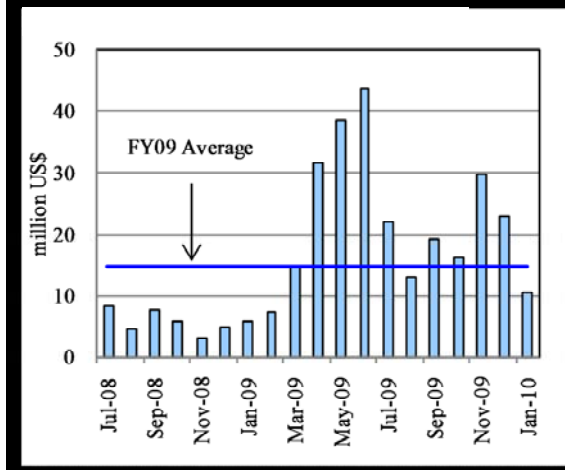
جدول 6.10: اہم خدمات کی برآمد (جولائی تا فروری)					
ملین ڈالر					
فیصد حصہ		فیصد نمو		مطلق قدر	
م س 10ء	م س 09ء	م س 10ء	م س 09ء	م س 10ء	م س 09ء
27.7	35.5	-18.5	37.1	759	931
7.0	8.7	-15.9	27.5	191	227
12.4	12.7	1.5	18.2	339	334
5.8	2.4	158.1	-28.2	160	62
4.6	4.8	-0.8	34.9	126	127
2.8	1.7	71.1	52.8	77	45
37.9	31.4	26.1	25.1	1038	823
		4.4	25.6	2737	2621

اسی عرصے میں یہ 28.2 فیصد گر گئی تھی۔ یہ نمودار اصل پاکستان ٹیلی کام اتھارٹی (پی ٹی اے) کی طرف سے، ملک میں غیر قانونی کالز (گرے ٹیلی فونی) کا دھندا ختم کرنے کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔<sup>11</sup>

پی ٹی اے نے غیر قانونی کالوں کا سلسلہ روکنے کی غرض سے ایل ڈی آئی کے وابستہ عناصر کے تعاون سے متعدد ضوابطی اور ٹیکنیکی اقدامات کیے ہیں جن کے نتیجے میں ملک کی برآمدات میں اضافہ ہوا ہے (دیکھئے شکل 6.21)۔

<sup>11</sup> ”گرے ٹیلی فونی“ کی اصطلاح ان غیر قانونی ٹیلی مواصلاتی سرگرمیوں کے لیے استعمال کی جاتی ہے جن میں بیرون ملک سے فون کالیں غیر قانونی ذرائع استعمال کر کے بطور وکل کال ملک میں لائی جاتی ہیں۔

شکل 6.21: ٹیلی مواصلات خدمات کی برآمد

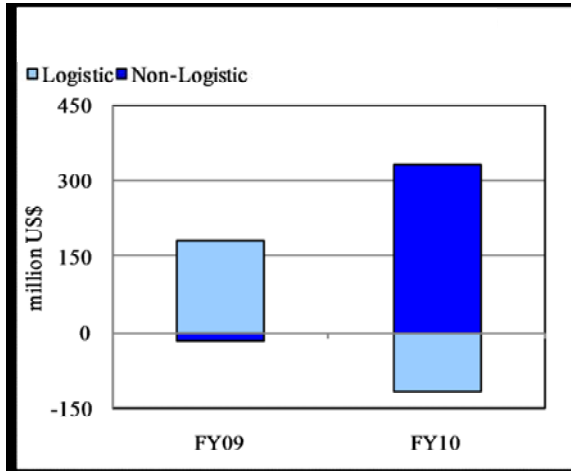


دیگر کاروباری خدمات کی برآمد میں زیر جائزہ عرصے کے دوران 1.5 فیصد کمی دیکھی گئی جبکہ گذشتہ سال اسی عرصے میں 18.2 فیصد نمو ہوئی تھی۔ حالیہ تخفیف ایجنسی کمیشن، آرکیٹیکٹ اور ٹیکنیکی خدمات اور متفرق ایشیا میں ہونے والی کمی کا نتیجہ ہے۔

غیر لاجسٹک شعبے کی عمدہ کارکردگی کے نتیجے میں سرکاری خدمات کی برآمد جولائی تا فروری م س 10ء کے دوران 26.1 فیصد بڑھ گئی۔

جولائی تا فروری م س 10ء کے دوران لاجسٹک سپورٹ گر کر 349 ملین ڈالر رہ گئی جبکہ گذشتہ مالی سال 465 ملین ڈالر تھی۔ اس میں تمام کا تمام اضافہ فروری 2010ء میں ہوا۔

شکل 6.22: سرکاری خدمات کی برآمد - مطلق فرق (جولائی تا فروری)



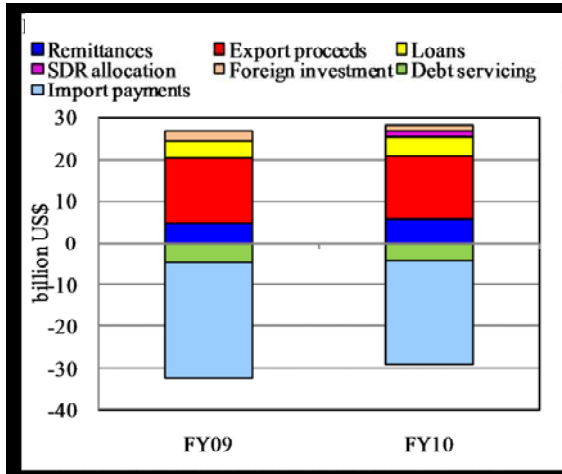
اس کے برعکس غیر لاجسٹک سپورٹ کی مد میں عمدہ نمو ہوئی (دیکھئے شکل 6.22)۔ غیر لاجسٹک سپورٹ میں، پاکستان میں موجود غیر ملکی سفارتی مشنز کو ملنے والی ترسیلات جولائی تا جنوری کے دوران 36.3 فیصد بڑھ گئیں جبکہ گذشتہ برس کے اسی عرصے میں 16.5 فیصد گری تھیں۔ گذشتہ برس عام بد امنی کے سبب ان مشنز نے سرگرمیاں محدود کر دی تھیں۔ اس زمرے میں جولائی تا جنوری م س 10ء کے دوران اضافے کا ایک سبب امریکہ کی سفارتی سرگرمیوں کا بڑھنا بھی ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ امریکہ نے پاکستان میں اپنی سرگرمیاں بڑھادی ہیں جس کے لیے وہ اپنے سفارت خانوں اور قونصل خانوں کی حفاظت پر قوم خرچ کر رہا ہے۔

جدول 6.11: اہم خدمات کی درآمد (جولائی تا فروری)						
ملین ڈالر						
فیصد حصہ		فیصد نمو		مطلق قدر		
م 10ء	م 09ء	م 10ء	م 09ء	م 10ء	م 09ء	
50.5	49.0	-14.4	10.8	2234	2608	ذرائع نقل و حمل
13.1	15.5	-29.9	-21.2	580	827	سفری خدمات
16.0	21.9	-39.2	-47.4	708	1165	دیگر کاروبار
9.3	4.3	79.6	-16.4	413	230	سرکاری
11.1	9.2	0.8	-1.3	493	489	دیگر تمام
		-16.8	-16.7	4427	5319	مجموعہ

### خدمات کی درآمد

نقل و حمل کی خدمات کی درآمد کرنے کے علاوہ زرمبادلہ کمپنیوں کی سرگرمیوں پر اسٹیٹ بینک کی کڑی نگرانی کے باعث جولائی تا فروری م 10ء کے دوران نا دیدہ درآمدی بل میں 16.8 فیصد کمی آئی جبکہ گذشتہ سال اسی عرصے کے دوران یہ کمی 16.7 فیصد تھی (دیکھئے جدول 6.11)۔

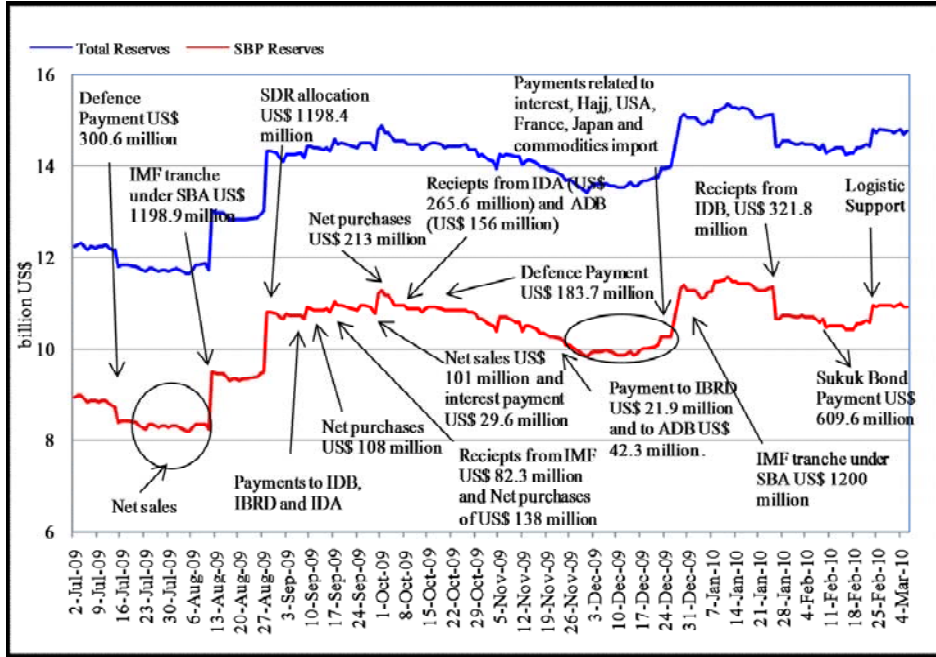
شکل 6.23: ذخائر میں آمد اور اخراج (جولائی تا فروری)



زرمبادلہ کمپنیوں سے رقوم کے اخراج میں کمی نمایاں تھی، خدمات کی درآمد کے مجموعی بل میں 73.1 فیصد کمی صرف اسی ایک وجہ سے ہوئی۔ جولائی تا جنوری م 10ء کے دوران ایشیا کی کم درآمد اور غیر ملکی فضائی کمپنیوں کی راہ داری آمدنی میں تخفیف بھی خدمات کی مجموعی درآمد میں 40 فیصد کمی کا باعث بنی۔

نقل و حمل کی خدمات میں سب سے بڑی کمی درآمدی ایشیا کی بار برداری کے اخراجات کی ادائیگی میں نوٹ کی گئی، یہ کمی 204 ملین ڈالر تھی۔ جولائی تا جنوری م 10ء کے دوران غیر ملکی فضائی کمپنیوں کی راہ داری آمدنی میں 116 ملین ڈالر کمی آئی۔

اسی طرح زرمبادلہ کمپنیوں سے رقوم کے اخراج پر عائد رکاوٹوں کی وجہ سے سفری خدمات کی ادائیگیاں اور دیگر کاروباری خدمات کی ادائیگیاں بھی جولائی تا فروری م 10ء کے دوران کم ہوئیں۔ سفری خدمات کی ادائیگیوں میں کمی کی ایک وجہ (مذہبی سفر کی مد میں) سفر ج کی ادائیگیوں میں کمی



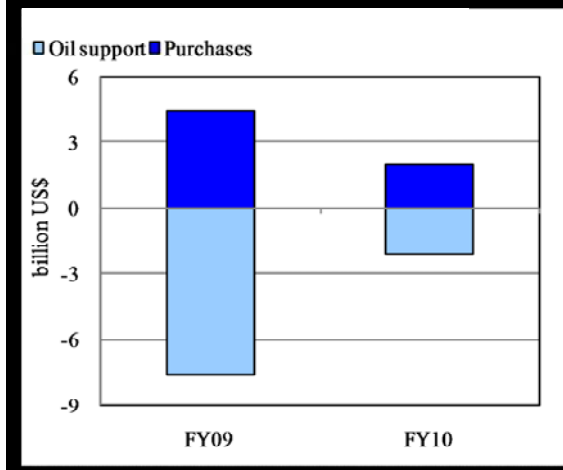
بھی تھی جو جولائی تا جنوری مہ 10ء کے دوران 16 فیصد گر گئیں جبکہ گذشتہ سال کے اسی عرصے میں یہ 10.4 فیصد بڑھ گئی تھیں۔ حالیہ کی کاسبب یہ تھا کہ گذشتہ سال کے مقابلے میں اس سال حجاج کی تعداد 5 ہزار گھٹ گئی تھی۔

ماہانہ اعداد و شمار ناویدہ درآمدات میں کمی کی رفتار سست پڑنے کا پتہ دیتے ہیں جس سے یوں لگتا ہے کہ مہ 10ء کے بقیہ مہینوں میں ایشیا کی درآمد بحال ہونے کی وجہ سے خدمات کی درآمد بھی زور پکڑے گی۔

### 6.5 زرمبادلہ کے ذخائر

پاکستان کے زرمبادلہ کے ذخائر جولائی تا فروری مہ 10ء کے دوران خاصے بہتر ہوئے اور 15.1 ارب ڈالر تک پہنچ گئے جبکہ گذشتہ سال اسی مدت میں 10.6 ارب ڈالر تھے۔ چونکہ جاری حسابات کا خسارہ پچھلے برس کے مقابلے میں تیزی سے گھٹ گیا اس لیے ملکی ذخائر پر دباؤ نمایاں طور پر کم ہوا۔ اس طرح قرض اور بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی مدوں میں رقوم کی آمد کم ہونے کے باوجود جولائی تا فروری مہ 10ء کے دوران پاکستان اپنے زرمبادلہ کے ذخائر میں 2.3 ارب ڈالر کا اضافہ کرنے میں کامیاب رہا (دیکھئے شکل 6.23)۔ تاہم ذخائر میں اس اضافے کا کچھ حصہ آئی ایم ایف کی جانب سے ایس ڈی آر کے اختصاص میں 1.2 ارب ڈالر کے مساوی اضافے کی بنا پر تھا۔

شکل 6.25: منڈی میں اسٹیٹ بینک کی مداخلت (جولائی تا فروری)



مجموعی ذخائر میں 2.3 ارب ڈالر اضافے میں سے اسٹیٹ بینک کے ذخائر 1.7 ارب جبکہ جدولی بینکوں کے 525 ملین ڈالر بڑھے۔<sup>12</sup>

جولائی تا فروری مالی سال 10ء کے دوران اسٹیٹ بینک کے ذخائر میں آنے والی بڑی رقم میں اسٹینڈ بائی آرٹھیٹ کے تحت آئی ایم ایف کی قسطیں اور یکبارگی ایس ڈی آر اختصاص شامل ہیں۔ تیل سے متعلق ادائیگیاں بین الینک منڈی کو منتقل کرنے سے بھی ذخائر میں اضافہ ہوا۔ شکل 6.24 میں اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر پر آنے اور جانے والی بڑی رقم کا اثر دکھایا گیا ہے۔

یاد رہے کہ نومبر 2004ء میں ملکی کرنسی پر سٹے بازی کا دباؤ کم کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے تیل سے متعلق ادائیگیوں کے لیے بین الینک منڈی کو زرمبادلہ فراہم کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ اس فیصلے کے بعد پاکستان کے زرمبادلہ کے ذخائر میں خوب اضافہ ہوا۔ اس اقدام کو جاری رکھا گیا کیونکہ اس سے شرح مبادلہ کے استحکام کی یقین دہانی ہوتی تھی۔ تاہم س 08ء کی دوسری سہ ماہی کے آغاز سے زرمبادلہ کی آمد سکنے لگی جس سے ملکی کرنسی اور اسٹیٹ بینک کے ذخائر سخت دباؤ میں آگئے۔ بہر حال سیاسی دباؤ کی بنا پر اسٹیٹ بینک اس عارضی اقدام کو ختم نہ کر سکا۔ چنانچہ اکتوبر 07ء اور اکتوبر 08ء کے درمیان اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں سے 10 ارب ڈالر کے ذخائر کم ہو گئے۔

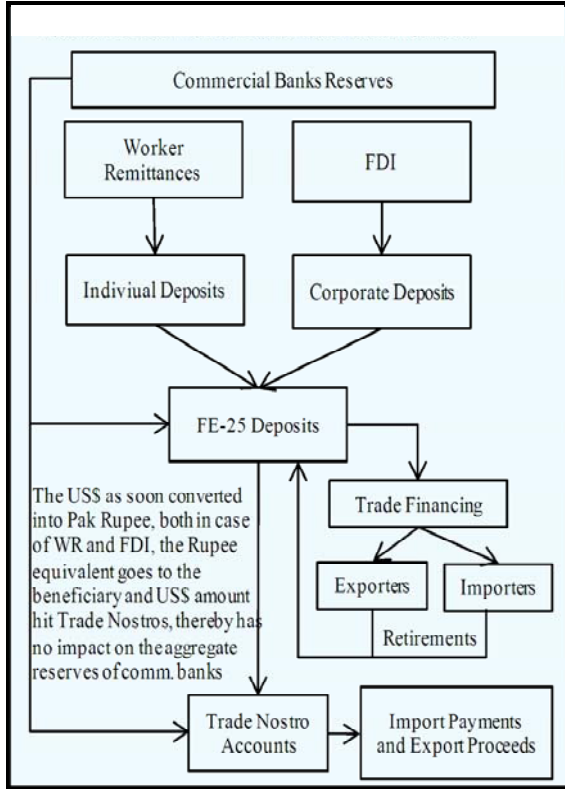
آخر نومبر 2008ء میں ساختی تطبیق کے پروگرام کے تحت اسٹیٹ بینک کو موقع ملا کہ وہ منڈی کو سہارا دینے کا سلسلہ بتدریج ختم کرے۔ مرحلہ وار خاتمہ دسمبر 2009ء میں شیڈول سے پہلے مکمل ہوا۔ اس کے دو چند فوائد ہوئے: (1) شرح مبادلہ منڈی کی صورتحال سے زیادہ ہم آہنگ ہو گئی اور (2) اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر خالی ہونے کا سلسلہ رک گیا (دیکھئے شکل 6.25)۔<sup>13</sup>

کمرشل بینکوں کے زرمبادلہ کے ذخائر زیادہ تر واجب الادا ایف ای 25 قرضوں کی کمی بیشی کے بعد ان بینکوں کے زرمبادلہ کی امانتوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ جولائی تا فروری س 10ء کے دوران کمرشل بینکوں کے زرمبادلہ کے ذخائر میں 525 ملین ڈالر کا اضافہ ہوا جبکہ س 09ء کی اسی مدت میں 599 ملین ڈالر بڑھے تھے۔

<sup>12</sup> اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ ذخائر کے تخمینے کا طریقہ کار آئی ایم ایف کی ہدایت پر بدل دیا گیا ہے۔ اب 'آر پی آئی' کے دعوے منہا، اور نقد غیر ملکی کرنسی شامل کر لی گئی ہے۔

<sup>13</sup> اسٹیٹ بینک نے تیل کی ادائیگیاں بین الینک منڈی کو منتقل کرنے کے حوالے سے 2009ء میں تین سرکلر جاری کیے، ایف ای سرکلر نمبر 2 مورخہ 15 جنوری 2009ء، ایف ای سرکلر نمبر 3 مورخہ 15 جولائی 2009ء، اور ایف ای سرکلر نمبر 9 مورخہ 5 دسمبر 2009ء۔

شکل 6.26: کمرشل بینکوں کے ذخائر کے اجزائے ترکیبی



جولائی تا فروری مہ 10ء کے دوران کمرشل بینکوں کے ذخائر میں یہ اضافہ (1) بیرونی کرنسی کی امانتوں میں اضافے، اور (2) بیرونی کرنسی کے قرضوں کی واپسی کی بنا پر ہوا۔

کمرشل بینکوں کی بیرونی کرنسی کی امانتیں او جی ڈی سی، کے ای ایس سی، پاک عرب ریفرنڈری، بی پی پاک کی تیل کی تلاش کی مہمات، اقوام متحدہ کے مشنوں وغیرہ کی امانتوں میں اضافے کی عکاسی کرتی ہیں۔ بیرونی کرنسی کی امانتوں میں یہ اضافہ امریکی ڈالر کی پاکستانی روپے میں کم تبدیلی کی بنا پر ہوا جس کا سبب غالباً شرح مبادلہ میں کمی کی توقع تھی۔ اس استدلال کو اس امر سے مزید تقویت ملتی ہے کہ کارکنوں کی ترسیلات میں 17.7 فیصد اضافے کے باوجود کمرشل بینکوں کے نوٹسٹروکھاتوں سے لی جانے والی اوور ڈرافٹ کی رقوم تھیں۔ کارکنوں کی ترسیلات اور بیرونی کرنسی کی امانتوں دونوں کی مقامی کرنسی میں تبدیلی سے جدولی بینکوں کے تجارتی نوٹسٹروکھاتوں میں اضافہ ہوتا ہے (دیکھئے شکل 6.26)۔

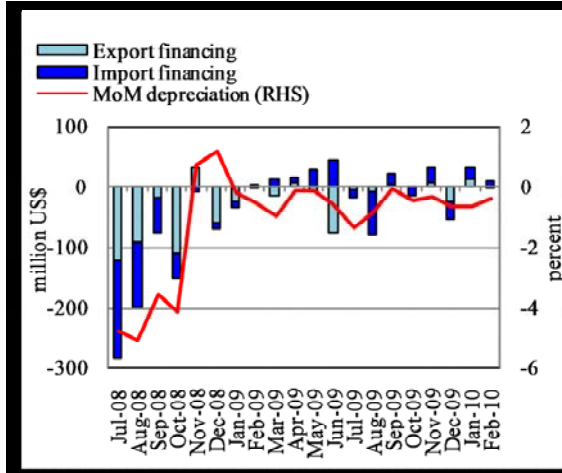
ایک اور عنصر جس نے کمرشل بینکوں کے ذخائر میں اضافہ کیا وہ تاجروں کی جانب سے جولائی تا فروری مالی سال 10ء کے دوران لیے گئے بیرونی کرنسی کے قرضے تھے۔ شرح مبادلہ پر پہلے جولائی 2009ء اور پھر دسمبر 2009ء میں دباؤ نے بیرونی کرنسی کے قرضے لینے سے گریز کا رجحان پیدا کیا (دیکھئے شکل 6.27)۔ درآمد کنندگان اور برآمد کنندگان دونوں نے بیرونی کرنسی کے قرضے واپس لینے کو ترجیح دی۔ اس حقیقت کی عکاسی اس امر سے بھی ہوتی ہے کہ جولائی تا جنوری مالی سال 10ء کے دوران برآمدی مالکاری اسکیم (ای ایف ایس) کے تحت دی جانے والی رقوم میں اضافہ ہوا۔<sup>14</sup>

### ذخائر کی کفایت

درآمدات کے ہفتوں کی شکل میں ذخائر کی کفایت آخر اکتوبر 2008ء میں 9 ہفتے تھی جو آخر فروری 2010ء میں نمایاں طور پر بڑھ کر 26.7 ہفتے ہو گئی (دیکھئے شکل 6.28)۔

<sup>14</sup> برآمدی مالکاری اسکیم کے تحت مہ 10ء کی دوسری سہ ماہی میں چاول، بستری کی چادر، تیار بلوسات، تولیے اور سینٹ وغیرہ کے لیے رقم کی ادائیگی میں اضافہ ہوا ہے۔

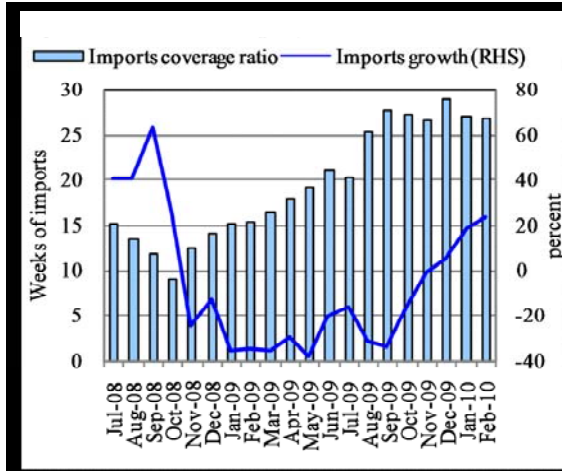
شکل 6.27: تجارتی ماکلاری اور شرح مبادلہ



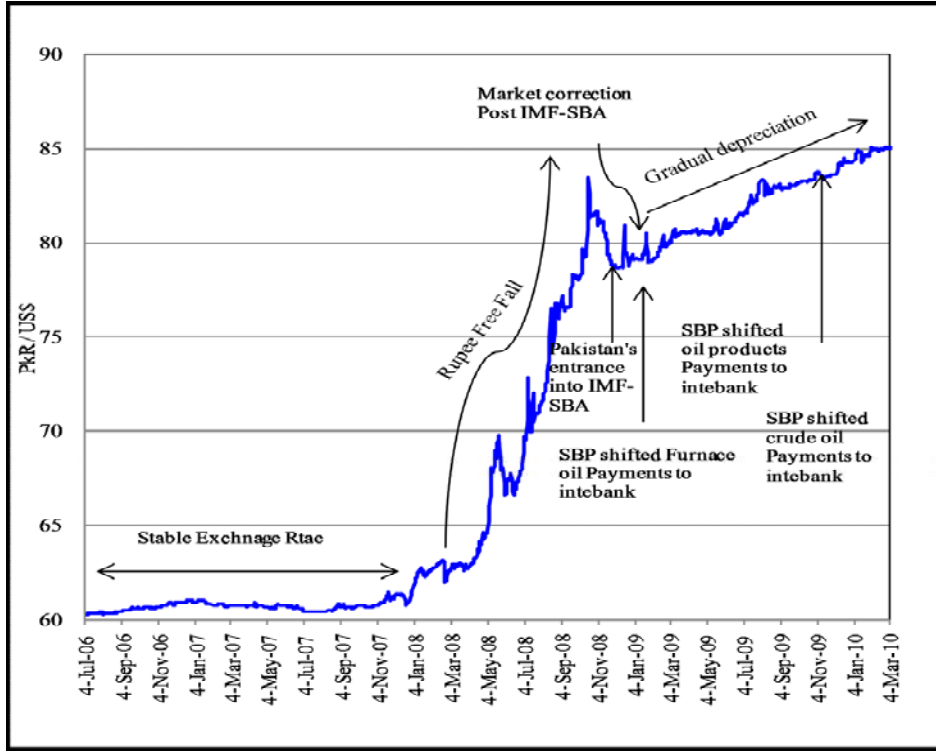
ذخائر میں اضافے اور درآمدی بل میں کمی کے اس امتزاج نے برآمدی کوریج تناسب کو بڑھایا۔ دلچسپ امر یہ ہے کہ درآمدات نومبر 2008ء سے گرنا شروع ہوئیں۔ یہ وہی مہینہ تھا جب پاکستان نے آئی ایم ایف سے اسٹینڈ بائی آرینجمنٹ کیا اور 3.0 ارب ڈالر کی پہلی قسط وصول کی۔ درآمدات کے مسلسل گرنے کی بنا پر درآمدی کوریج تناسب میں بہتری خاصی نمایاں تھی تاہم اکتوبر 09ء سے درآمدات پھر بڑھنا شروع ہو گئی ہیں جبکہ ذخائر میں اضافے کی رفتار بھی کم ہو گئی ہے۔ نتیجے کے طور پر درآمدی کوریج تناسب لگ بھگ 27 ہفتے کی سطح پر کم و بیش مستحکم ہو گیا ہے۔

### 6.6 شرح مبادلہ

شکل 6.28: موزونیت سرمایہ

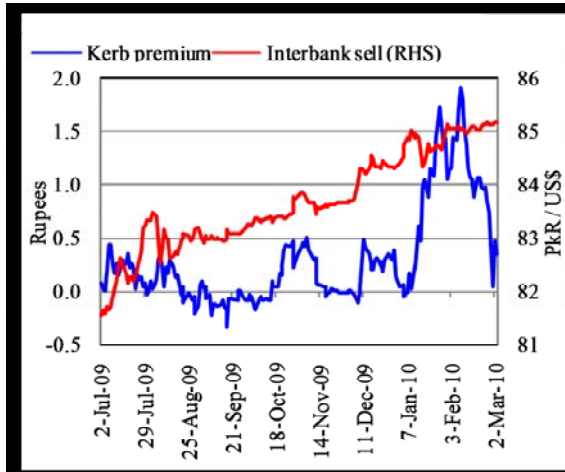


پگھلاؤ شرح مبادلہ بیرونی عدم توازن کو درست کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے تاہم شرح مبادلہ میں اضافی تغیر پذیری مناسب نہیں کیونکہ اس سے سرمایہ کاری کے فیصلوں میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے اور سٹے بازی کی سرگرمیاں فروغ پاتی ہیں۔ پگھلاؤ شرح مبادلہ کے فوائد سے قطع نظر ملکی کرنسی کی قدر میں کمی کے حوالے سے عوام کا تصور تقریباً ہمیشہ منفی ہوتا ہے۔ اس لیے کرنسی کو آزادانہ فلوٹ کرنے سے متعلق فیصلہ سیاسی طور پر مشکل ہوتا ہے اور حکومتیں عموماً ایسے اقدامات سے اجتناب کرتی ہیں خصوصاً اس وقت جب اس کا بیرونی حسابات پر اثر بھی مبہم ہو۔



پاکستان میں بھی شرح مبادلہ حساس معاملہ ہے کیونکہ اسے حکومت اور اس کے معاشی منتظمین کی کارکردگی کا پیمانہ سمجھا جاتا ہے۔ اس وجہ سے نومبر

شکل 6.30: بین الینک شرح اور غیر ری اضافت

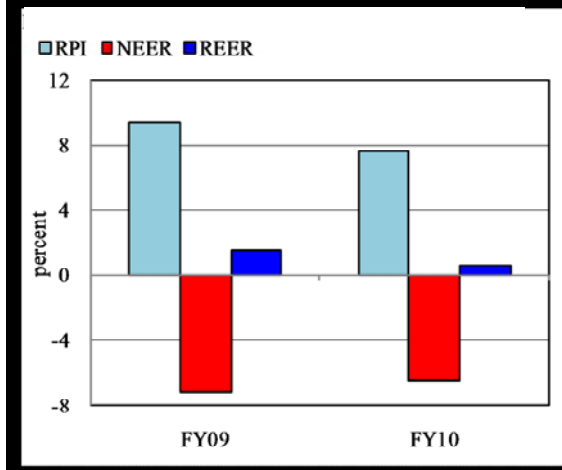


2007ء سے جب پاکستان کی بیرونی پوزیشن تیزی سے بگڑنا شروع ہوئی تب بھی بیرونی عدم توازن کو درست کرنے کے لیے شرح مبادلہ میں ضروری رد و بدل سے گریز کیا گیا۔ تاہم جنوری 2008ء تک منڈی کا دباؤ شرح مبادلہ کی قدر پر اثر انداز ہونے لگا جس سے شرح مبادلہ تیزی سے گری۔

منڈی کے حالات اور ساختی تطبیق کے پروگرام میں پاکستان کی شمولیت سے چکدار شرح مبادلہ کا نظام اپنانے کا راستہ ہموار ہوا۔ نومبر 2008ء کے بعد پاکستانی روپے کی قدر میں بتدریج کمی شرح مبادلہ کے نظام میں تبدیلی کی

عکاسی کرتی ہے (دیکھئے شکل 6.29)۔

شکل 6.31: بنی اشاریہ قیمت، نامیہ مؤثر شرح مبادلہ اور حقیقی مؤثر شرح مبادلہ میں رد و بدل (جولائی تا جنوری)



پچھلے سال 14.5 فیصد کے مقابلے میں جولائی تا فروری م س 10ء کے دوران روپے کی قدر میں نسبتاً نچلی سطح کی کمی تجارتی خسارے میں کمی اور کارکنوں کی مستحکم تر سیلے کو ظاہر کرتی ہے۔ اگرچہ مجموعی طور پر جولائی تا فروری م س 10ء کے دوران پاکستانی روپے کی قدر میں کمی بتدریج آئی تاہم منڈی میں تیل کی ادائیگیوں کے حوالے سے تبدیلی کا رد عمل ظاہر ہوا (دیکھئے شکل 6.29)۔ سٹے بازی کا دباؤ نمایاں تھا جیسا کہ مذکورہ تبدیلی کی تاریخ کے اعلان سے قبل غیر رسمی اضافت بڑھنے سے پتہ چلتا ہے۔ شاید اس کی وجہ سے اسٹیٹ بینک کو فروری کی مقررہ تاریخ سے پہلے ہی دسمبر میں تیل کی بقیہ ادائیگیوں کا سلسلہ معطل کرنا پڑا۔

چنانچہ جنوری 2010ء میں غیر رسمی اضافت میں اضافہ حیران کن تھا کیونکہ بظاہر منڈی کا دباؤ موجود نہ تھا (دیکھئے شکل 6.30)۔

جولائی تا جنوری م س 10ء کے دوران پاکستانی روپے کی نامیہ قدر میں کمی گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں کم تھی تاہم نسبتاً کم سطح کی گرانی حقیقی اعتبار سے بلند تر فوائد کا باعث بنی۔

جولائی تا جنوری م س 10ء میں پاکستان کی نسبی قیمتیں 7.6 فیصد بڑھ گئیں جبکہ پچھلے برس اسی مدت کے دوران 9.4 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ یہ اضافہ نامیہ قدر میں 6.5 فیصد کمی سے تھوڑا زیادہ تھا جس سے حقیقی شرح مبادلہ 0.6 فیصد بڑھ گئی (دیکھئے شکل 6.31)۔ ملکی کرنسی کی قدر میں حقیقی اضافے کے ملکی برآمدات پر منفی اثرات پڑ سکتے تھے۔

اہم کرنسیوں یورو، پونڈ اور ین کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر کا تعین ان کرنسیوں کو امریکی ڈالر میں تبدیل کر کے بالواسطہ طور پر کیا جاتا ہے۔ لہذا پاکستانی روپے کے مقابلے میں ان کرنسیوں کی شرح کا انحصار امریکی ڈالر کے مقابلے میں ان کی کارکردگی اور پاکستانی روپے کی بیرونی پرہوتا ہے۔

جنوری فروری 10ء میں یورو اور پونڈ کی نسبت ڈالر کی بحالی اور ڈالر کی نسبت روپے کی قدر میں کچھ کمی کی بنا پر ملکی کرنسی کی قدر پونڈ کی نسبت بڑھ گئی اور یورو کی نسبت معمولی کم ہوئی (دیکھئے جدول 6.12)۔ یونان و یورو خطے کی دیگر معیشتوں میں ریاستی قرضے کے مسائل کی بنا پر یورو ڈالر کی نسبت گر چکا ہے۔ لیکن چونکہ ڈالر ین کی نسبت کچھ کمزور رہا کیونکہ اپنی کم سطح کی شرح سود کی بنا پر ڈالر میں کشش نہیں رہی اس لیے ین کی نسبت روپے کی قدر میں کمی نمایاں تھی۔

جدول 6.12: اہم کرنسیوں کے مقابل اضافہ کی فیصد			
ڈالر بلحاظ			
جولائی تا جنوری 09ء	جولائی تا جنوری 10ء	جولائی تا فروری 10ء	بین
-15.8	-6.4	-4.2	پونڈ
39.3	2.6	7.6	یورو
23.0	1.2	4.5	روپیہ بلحاظ
-26.7	-9.8	-8.5	بین
18.6	-0.2	3.1	پونڈ
6.4	-2.3	-0.5	یورو

جدول 6.13: تجارتی خسارے کا تجزیہ (جولائی تا جنوری)			
تبدیلی ملین ڈالر میں			
م 08ء	م 09ء	م 10ء	
10.3	10.8	8.5	تجارتی خسارہ (ارب ڈالر)
10.1	10.8	10.8	برآمدات (ارب ڈالر)
20.4	21.6	19.3	درآمدات (ارب ڈالر)
539.4	697.7	50.7	برآمدات میں تبدیلی
جس میں سے			
-185.9	-242.8	131.9	ٹیکسٹائل برآمدات میں تبدیلی
725.2	940.4	-81.2	غیر ٹیکسٹائل برآمدات میں تبدیلی
3255.8	1165.5	-2330.3	درآمدات میں تبدیلی
جس میں سے			
782.3	1468.1	-828.7	پٹرولیم مصنوعات کی درآمد میں تبدیلی
2473.5	-302.6	-1501.6	غیر پٹرولیم مصنوعات کی درآمد میں تبدیلی

## 6.7 تجارتی کھانہ<sup>15</sup>

جولائی تا جنوری م 10ء میں پاکستان کا تجارتی خسارہ سال بسال 19.5 فیصد سکڑ گیا جبکہ جولائی تا فروری م 09ء کے دوران اس میں 6.2 فیصد سال بسال کی کمی ہوئی تھی۔ تجارتی خسارے میں کمی کا باعث بننا والا اہم ترین عامل درآمدی نمو میں 8.2 فیصد سال بسال کی کمی تھی جس کے ہمراہ اسی مدت میں برآمدات میں تھوڑی بہتری بھی ہوئی۔

درآمدی بل میں کمی پٹرولیم اور غیر پٹرولیم درآمدات دونوں سے منسوب کی جاسکتی ہے (دیکھئے جدول 6.13)۔ درآمدی نمو میں گروپ وار حصوں کا جائزہ لیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ مذکورہ کمی بیشتر زیر غور عرصے میں وسیع البینا دھتی (دیکھئے شکل 6.32)۔ اس کا سبب قیمت کے اثر کا نمایاں طور پر منفی ہونا تھا جس نے درآمدات کے بڑھتے ہوئے حجم کا اثر گھٹا دیا۔<sup>16</sup>

برآمدات کی بحالی ٹیکسٹائل اور غیر ٹیکسٹائل دونوں شعبوں میں دیکھی گئی خصوصاً م 10ء کی دوسری سہ ماہی میں (دیکھئے شکل 6.33)۔ ٹیکسٹائل کی بیرونی طلب کی بحالی اور اس کے ہمراہ کپاس کی اچھی پیداوار<sup>17</sup> کم قدر اضافی کی حامل مصنوعات کی بڑی مقدار میں برآمد پر منتج ہوئی۔<sup>18</sup> غیر ٹیکسٹائل شعبے میں غذائی گروپ کے حجم کی نمو زیر غور عرصے کے دوران نمایاں رہی جس میں سب سے بڑا حصہ چاول اور پھلوں کا تھا۔

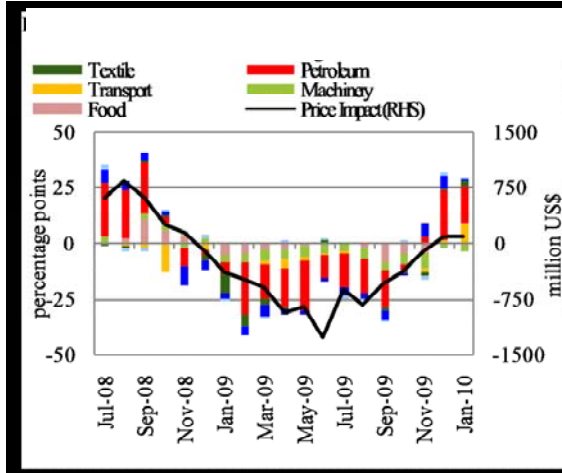
15 یہ تجزیہ وفاقی ادارہ شماریات کے مہیا کردہ عارضی ڈیٹا پر مبنی ہے جس پر نظر ثانی ہو سکتی ہے۔ سیکشن ادا بیگیوں کا توازن میں استعمال ہونے والے مبادلہ ریکارڈ کے اعداد و شمار کے ساتھ ان کی مطابقت ضروری نہیں۔

16 جولائی تا جنوری م 10ء کے دوران قیمت کا اثر منفی 2340.7 ملین ڈالر، جبکہ مقداری اثر 721.9 ملین ڈالر تھا۔ قیمت کا اور مقداری اثر 54 فیصد درآمدات کا احاطہ کرتا ہے، بقیہ درآمدی اشیاء کا مقداری ڈیٹا شائع نہیں ہوا ہے۔

17 م 10ء میں کپاس کی پیداوار کا تخمینہ 12.7 ملین گائٹھ ہے جبکہ گذشتہ مالی سال پیداوار 12.1 ملین گائٹھ رہی تھی۔

18 جولائی تا جنوری م 10ء کے دوران خام کپاس اور سوئی دھاگے کی درآمد میں سال بسال بااثر تیب 142 فیصد اور 38 فیصد نمو ہوئی۔

شکل 6.32: درآمدی نمونوں میں گروپ وار حصہ

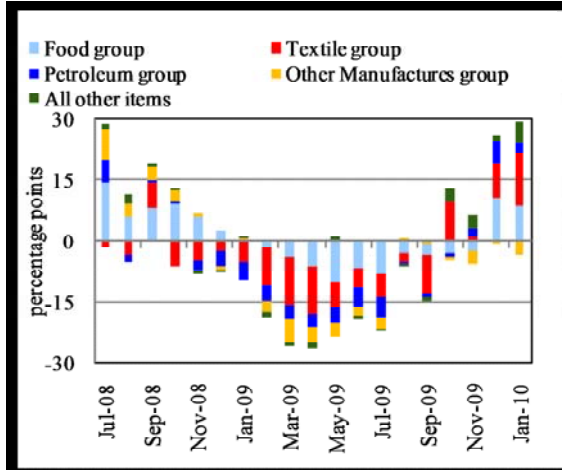


بیرونی طلب میں بہتری<sup>19</sup>، صنعتی پیداوار کی بحالی اور ملکی کرنسی کی قدر میں کمی برآمدات کے لیے اچھا شگون ہے۔ تاہم ساختی مسائل جیسے بجلی کی قلت اور علاقائی معیشتوں کی جانب سے خصوصاً ٹیکسٹائل کے شعبے میں سخت مسابقت سے برآمدات کی نمونوں میں رکاوٹ پیدا ہو سکتی ہے۔ دوسری طرف درآمدات کی نمونوں میں م س 10ء کی دوسری سہ ماہی سے پھر تیزی آتی ہوئی محسوس ہو رہی ہے۔ اجناس کی عالمی قیمتوں کے ساتھ ملکی طلب میں بحالی سے م س 10ء کے باقی ماندہ مہینوں کے دوران درآمدی بل میں اضافے کا امکان ہے۔

#### برآمدات

جولائی تا فروری م س 10ء کے دوران برآمدات میں 2.7 فیصد سال بسال کی معمولی نمو ہوئی جبکہ پچھلے سال اسی مدت کے دوران 3.5 فیصد کی کمی

شکل 6.33: درآمدی نمونوں میں حصہ



قدرز زیادہ نمو ہوئی تھی۔ م س 10ء کی دوسری سہ ماہی کے آغاز سے دیکھی گئی بتدریج بہتری چاول، بھجلیوں اور روٹی کے برآمدی حجم میں اضافے سے منسوب کی جاتی ہے۔ عالمی طلب خصوصاً ٹیکسٹائل مصنوعات کی مانگ<sup>20</sup> کی بحالی کی وجہ سے بھی برآمدی نمونوں میں ٹیکسٹائل کا حصہ مثبت رہا (دیکھئے شکل 6.34)۔

#### غیر ٹیکسٹائل برآمدات

جولائی تا جنوری م س 10ء میں غذائی گروپ کی برآمدی نمو 11.6 فیصد سال بسال گر گئی حالانکہ اس گروپ کے زیادہ تر زمروں میں حجم میں اضافہ ہوا تھا (دیکھئے جدول 6.14)۔ ہدف سے بہتر پیداوار اور اہم درآمد کنندگان کی

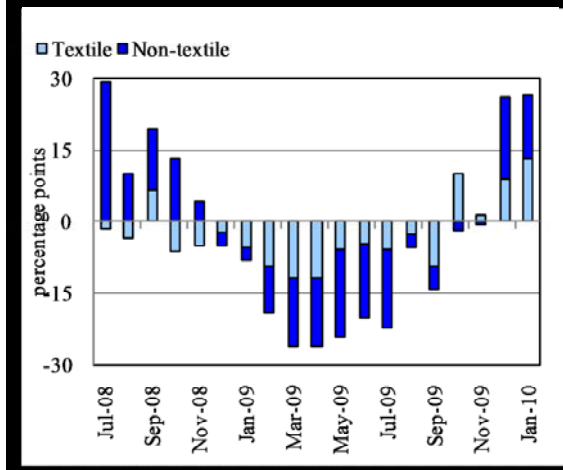
طلب کی بنا پر حجم کے اعتبار سے چاول کی برآمدات بڑھ گئیں۔<sup>21</sup> چاول کی برآمد میں زیادہ تر حصہ غیر باہمی کا ہے (دیکھئے شکل 6.35)۔

19 م س 10ء کی دوسری سہ ماہی میں امریکہ کی جی ڈی پی نمونہ 2.3 سے 0.1 فیصد اور یورپی یونین کی جی ڈی پی نمونہ 4.1 سے 2.1 فیصد ہو گئی۔

20 چین میں کپاس کی کم پیداوار ہونے کے باعث خام کپاس اور سوئی دھاگے کی برآمد بڑھ گئی۔

21 م س 10ء کے لیے چاول کا پیداواری ہدف 5.9 ملین ٹن تھا جبکہ حقیقی پیداوار کا تخمینہ 6.3 ملین ٹن ہے، گزشتہ سال پیداوار 6.9 ملین ٹن تھی۔

شکل 6.34: برآمدی نموی حصہ



منڈی کے حصے کے لحاظ سے پاکستانی غیر باسستی چاول کی افریقی ممالک کو برآمد شدت پیش رفت تھی (دیکھئے شکل 6.36 ب)۔<sup>22</sup> کینیا نے، جو پاکستانی اری 6 چاول بھاری مقدار میں درآمد کرتا ہے، جون 2009ء میں ایک سال کے لیے پاکستانی چاول کو ترجیحی ڈیوٹی کی سہولت دی۔<sup>23</sup> نتیجے کے طور پر کینیا کو غیر باسستی چاول کی برآمد س 10ء میں مزید بڑھ گئی (دیکھئے شکل 6.36 ب)۔ ایران اور سعودی عرب سے طلب بھی چاول کے برآمد کنندگان کے لیے مفید ثابت ہوئی کیونکہ ان ممالک کا پاکستان کا چاول کی مجموعی برآمدات میں بڑا حصہ ہے۔

آم، کھجور، میوہ جات اور کینو کی برآمدات میں اضافے کی بنا پر پھلوں کی ریکارڈ برآمد ہوئی۔<sup>24</sup> ایران کی منڈی تک بہتر رسائی، م س 09ء میں اشعاع غذا کے کارخانے کا قیام، بہتر فصل اور موزوں تر بازار کاری پھلوں کی برآمدات کی متاثر کن نمو پر منتج ہوئی۔

دیگرا شیا سا زگروپ کی برآمدات جولائی تا جنوری م س 10ء میں 6.7 فیصد سال بسال کم ہو گئی جبکہ جولائی تا جنوری م س 09ء میں 13.0 فیصد کی مثبت نمو ہوئی تھی۔ دیگرا شیا سا زگروپوں میں زوال وسیع البنیاد تھا (دیکھئے جدول 6.15)۔

ملبوسات، جن کا چھڑا گروپ میں سب سے بڑا حصہ ہے، کی برآمدات زیر غور عرصے کے دوران 15.8 فیصد سال بسال گر گئی۔ کمزور عالمی طلب کی وجہ سے اس گروپ کی برآمدات میں کمی آئی۔

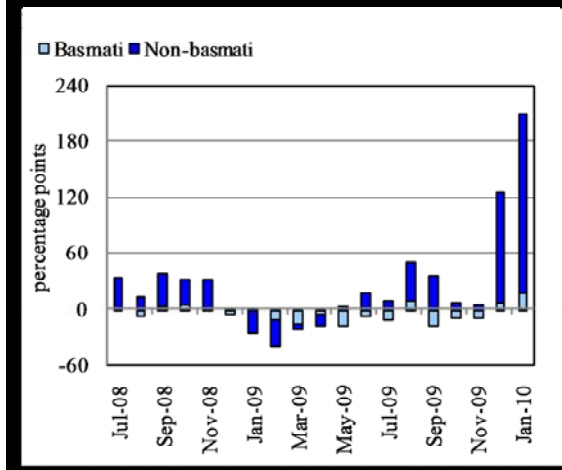
مقداری میں فیصد نمو	قدر میں فیصد نمو	مطلق تبدیلی (ملین ڈالر)	چاول جس میں سے
50.93	-8.25	-104.29	چاول
-7.40	-34.94	-241.30	باسستی
83.70	23.91	137.01	غیر باسستی
52.37	65.34	59.28	پھل
81.64	88.92	24.58	سبزیاں
-5.96	-10.01	-12.92	مچھلی
-14.48	-29.46	-1.77	خام تباکو
19.64	21.09	3.65	مسالہ جات
-24.08	-14.22	-2.49	تیل کے بیج
43.22	36.21	14.80	گوشت اور گوشت کی مصنوعات
	-4.00	-75.20	مجموعہ دستیاب نہیں

22 افریقی ممالک نے دنیا بھر سے 9.6 ملین ٹن چاول درآمد کیے جو کہ عالمی تجارت کا 32 فیصد ہے۔ چاول پر درآمدی ڈیوٹی معطل ہونے سے اس کی درآمد میں 37 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ ماخذ: ایف اے او "رائس مارکیٹ مانیٹر"، دسمبر 2009ء

23 پاکستانی چاول کی برآمد پر 35 فیصد درآمدی ڈیوٹی وصول کی جارہی ہے جبکہ دوسرے ملکوں کے چاول پر ڈیوٹی 70 فیصد ہے۔

24 آم، کھجور، کرمی دار میووں اور تازہ کینو کی برآمد میں بالترتیب 34 فیصد، 29 فیصد، 450 فیصد اور 28 فیصد نمو ہوئی۔

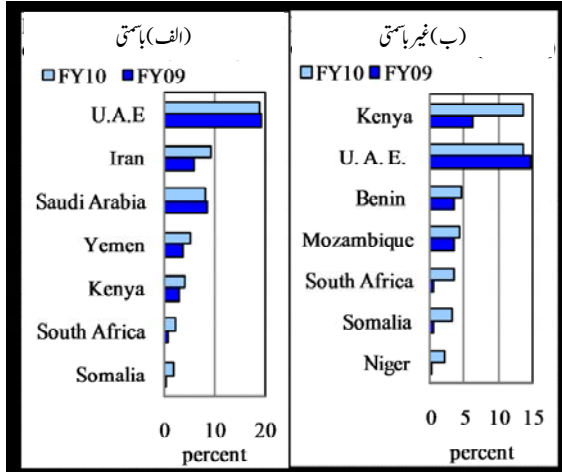
شکل 6.35: چاول کی برآمدی (مقداری) نمونیں حصہ



سینٹ کی برآمدات میں اس لیے کمی آئی کہ اہم درآمد کنندگان یعنی افغانستان اور بھارت کی طلب کم ہونے کی بنا پر برآمدی حجم 25 گھٹ گیا۔ تعمیراتی سرگرمیاں ماند پڑ جانے سے عرب امارات، عمان اور قطر جیسے ممالک سے بھی برآمدی آرڈر کم ہو گئے۔ 26 مزید برآں پاکستان مشرق وسطیٰ اور افریقی ممالک کی منڈیوں میں اپنے حصے سے محروم ہو سکتا ہے کیونکہ سعودی عرب نے سینٹ کی برآمدات پر سے پابندی اٹھالی ہے۔

اگرچہ انجینئرنگ کی ایشیا سے ہونے والی مجموعی برآمدی آمدنی کم ہوئی تاہم افریقہ، مشرق وسطیٰ اور جنوبی ایشیا جیسی منڈیوں میں بلند طلب کی وجہ سے بجلی کے پیکھوں کی برآمدی نمونیاں یعنی 51.7 فیصد سال بسال رہی۔

شکل 6.36: باستی اور غیر باستی چاول کا منڈی میں حصہ (جولائی تا جنوری)



گڑ کی برآمد پہلے ہی گر رہی تھی کیونکہ حکومت نے انتہوں کی پیداوار کو سہارا دینے کی خاطر اس زمرے پر 15 فیصد ڈیوٹی لگا دی تھی۔ چونکہ گڑ شکر کی ضمنی پیداوار ہے اس لیے شکر کی کم پیداوار سے گڑ کی برآمد سخت متاثر ہوئی۔ 27

کپاس کی بہتر فصل اور عالمی طلب کی بحالی کی بنا پر ٹیکسٹائل کی برآمد میں بہتری کے آثار دکھائی دے رہے ہیں۔ 28 چنانچہ جولائی تا جنوری م س 10ء میں ٹیکسٹائل کی برآمدات 2.3 فیصد سال بسال بڑھ گئیں جبکہ جولائی تا جنوری م س 09ء میں 4.0 فیصد سال بسال کمی ہوئی تھی۔ ماہانہ اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ ٹیکسٹائل کی

25 آل پاکستان سینٹ میٹو پیچرز ایسوسی ایشن کے اعداد و شمار کے مطابق جولائی تا جنوری م س 10ء کے دوران سال بسال 14 فیصد نمو ہوئی۔

26 زریحہ زریحہ میں پاکستانی برآمدات میں قطر کا حصہ 22 فیصد سے گزر کر 14 فیصد رہ گیا جبکہ عمان اور عرب امارات کا حصہ بالترتیب 10 سے گزر کر 6 فیصد اور 15 سے گزر کر 4 فیصد رہ گیا۔

27 م س 10ء کے دوران گنے کی پیداوار کا تخمینہ 48,622,000 میٹرک ٹن رہا جبکہ بوف 56,527,000 میٹرک ٹن تھا۔

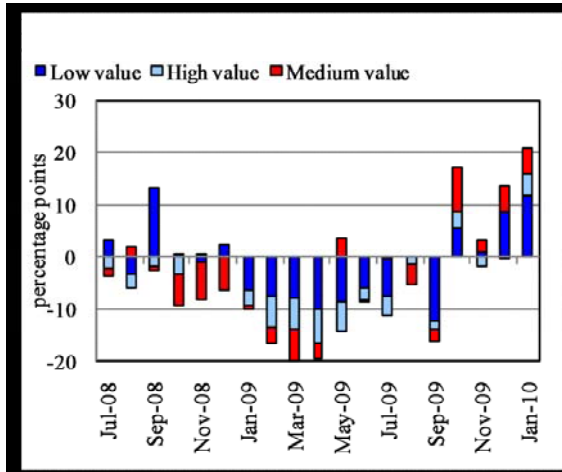
28 عالمی طلب کی بحالی کا تخمینہ ٹیکسٹائل اور ملبوساتی مصنوعات کی امریکی درآمدات کی مدد سے لگایا گیا ہے۔ یورپی یونین کا چونکہ اکتوبر 2009ء تک کا ڈیٹا دستیاب ہے اس لیے یورپی منڈی کا تجزیہ شامل نہیں کیا گیا ہے۔

جدول 6.15: دیگر ایشیا سازی کی برآمدات (جولائی تا جنوری)			
دیگر ایشیا سازی میں حصہ (فیصد)	نمو (فیصد)	مطلق تبدیلی (ملین ڈالر)	
4.2	-13.5	-12.7	قائمین اور چٹانیاں
6.8	-11.3	-18.5	کھیلوں کا سامان ماسوا کھلونے
7.6	-14.8	-28.0	چڑا ماسوار پنائل لیدر
13.3	-25.9	-95.6	چڑے کی مصنوعات
2.8	-17.2	-11.9	جوتے
6.4	-9.6	-14.2	طب اور جراحی کے آلات
18.2	0.6	2.2	یکمیکل اور دروائیں
7.2	-6.8	-10.8	انجینئرنگ کا سامان
0.9	-68.4	-41.5	گڑ
14.1	-14.9	-49.9	سینٹ
100.0	-6.7	-143.7	کل

برآمدی نمومس 09ء کے دوران اور م س 10ء کے ابتدائی مہینوں میں منفی رہنے کے بعد اب مثبت ہندسوں میں آگئی ہے۔ مصنوعات وار تجزیہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ ٹیکسٹائل کی مجموعی برآمدی نمومس کم قدر کی مصنوعات غالب رہی ہیں (دیکھئے شکل 6.37)۔

فصلوں کے جلد پھولنے اور بہتر پیداوار کے باعث روٹی اور سوتی دھاگے کی برآمدات زیر غور عرصے میں بالترتیب 142.0 اور 38.1 فیصد سال بسال بڑھیں۔ روٹی اور دھاگے کے اہم درآمد کنندگان کی جانب سے طلب کی بجائی<sup>29</sup> ان ایشیا کے برآمد کنندگان کے لیے حوصلہ افزا علامت ہے۔ سوتی دھاگے کا برآمدی حجم جولائی تا دسمبر م س 10ء کے دوران 45.9 فیصد

شکل 6.37: ٹیکسٹائل برآمدات کی نمومس حصہ بلحاظ مصنوعات



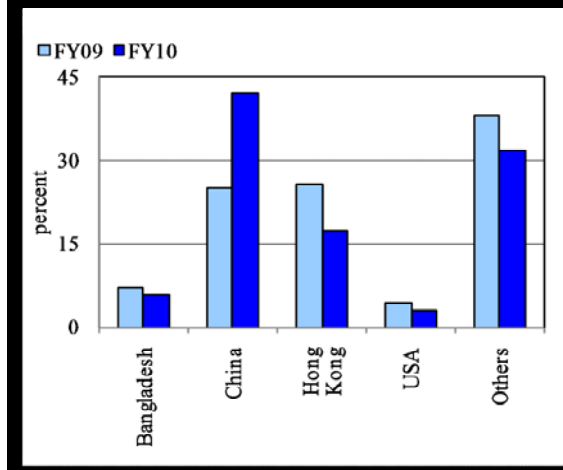
سال بسال بڑھ گیا۔ منڈی کے حصے کے لحاظ سے چین زیر جائزہ مدت میں سوتی دھاگے کے بڑے درآمد کنندہ کی حیثیت سے سامنے آیا ہے۔ چین میں کپاس کی کم پیداوار پاکستان سے سوتی دھاگے کی درآمد میں اضافے کا سبب بنی۔ زیر غور عرصے میں دیگر منڈیوں کا حصہ بعد میں کم ہوا (دیکھئے شکل 6.38)۔

تاہم سوتی دھاگے کی برآمد کی بالائی حد مقرر کرنے کے حکومتی فیصلے<sup>30</sup> کے ٹیکسٹائل کی صنعت پر ملے جلے اثرات مرتب ہونے کی توقع ہے۔ مثال کے طور پر ایک طرف تو دھاگے کی قیمتیں مستحکم ہو جائیں گی جو دھاگہ استعمال کرنے والی صنعتوں کے لیے اچھا ہوگا لیکن دوسری طرف حکومتی فیصلے سے اسپننگ کے شعبے پر منفی اثرات پڑنے کا

خوشہ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بڑھی ہوئی برآمدی طلب سے اس صنعت کو ریلیف ملا جس کی سخت ضرورت تھی کیونکہ م س 09ء کے دوران چین

29 2009ء کے دوران چین کی سوتی دھاگے کی مجموعی درآمد سال بسال 74 فیصد بڑھی جبکہ پاکستان سے اس کی درآمد میں سال بسال 136 فیصد اضافہ ہوا۔ جولائی تا نومبر م س 10ء کے دوران چین میں کپاس کی پیداوار سال بسال 14 فیصد کم ہوئی جبکہ اس عرصے کے دوران استعمال میں 6 فیصد اضافہ ہوا۔  
30 ایس آر اے 2010/ (1) 26، مورخہ 14 جنوری 2010ء، وزارت تجارت

شکل 6.38: سوئی دھاگے کا منڈی میں حصہ (جولائی تا جنوری)



الاقوامی قیمتوں، سیالیت کے مسائل اور توانائی کی قلت کی بنا پر اس صنعت کو سنگین نقصانات برداشت کرنے پڑے تھے۔ یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ قدر اضافی کے حامل شعبے کے برخلاف اسپننگ کے شعبے کو رعایتی قرضے کی کوئی سہولت فراہم نہیں کی جاتی۔

چادر اور تولیے کی برآمدات حجم کے اعتبار سے بڑھی جس سے بیرونی طلب میں بہتری کی عکاسی ہوتی ہے لیکن اکائی قدر کم ہونے کی بنا پر برآمدات کی قدر جولائی تا جنوری م 10ء میں گزشتہ سال کی آمدنی سے کم تھی (دیکھئے جدول 6.16)۔

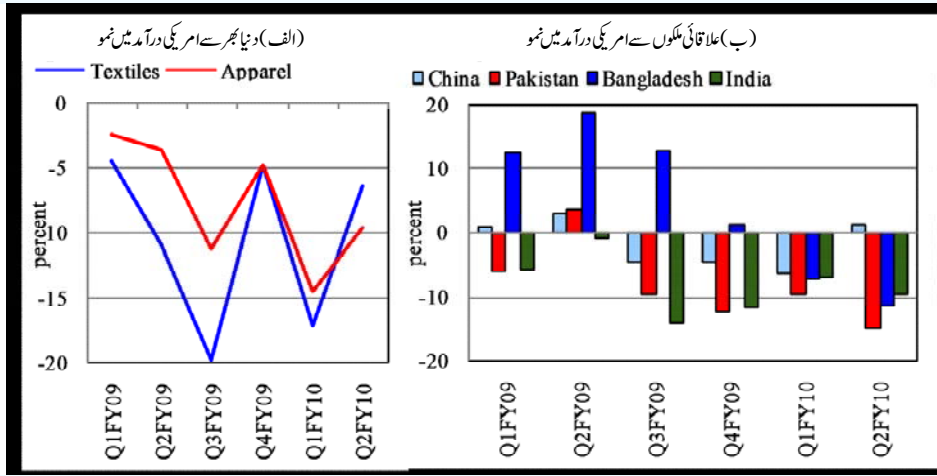
دوسری طرف تیار اور بنے ہوئے ملبوسات کا مقداری اثر م 10ء میں کم ہو گیا۔ ابتدا میں کم بیرونی طلب اور ملکی مسائل برآمدات کی راہ میں رکاوٹ بن رہے تھے لیکن حال میں چین اور بنگلہ دیش جیسے خطے کے ممالک کی جانب سے سخت مسابقت مقامی برآمد کنندگان کو متاثر کر رہی ہے (دیکھئے باکس 6.3)۔

جدول 6.16: اہم ٹیکسٹائل برآمدات - مقدار اور قیمت کا اثر (جولائی تا جنوری)						
ملین ڈالر						
م 10ء			م 09ء			
قیمت کے باعث	مقدار کے باعث	مجموعی فرق	قیمت کے باعث	مقدار کے باعث	مجموعی فرق	
		131.9			-242.8	ٹیکسٹائل گروپ
جس میں شامل ہیں						
18.4	83.8	102.2	-0.5	49.6	49.1	خام کپاس
-99.3	302.1	202.8	-13.7	-100.3	-113.9	سوئی دھاگہ
40.6	-290.0	-249.4	-19.1	177.6	158.5	سوئی کپڑا
41.8	-106.6	-64.8	-171.5	166.1	-5.4	بنے ہوئے ملبوسات
-57.7	7.0	-50.8	-84.4	-11.8	-96.2	چادریں
-64.7	60.0	-4.7	-35.3	84.3	49.0	تولیے
102.1	-78.8	23.3	54.6	-156.6	-102.0	سلائے ملبوسات
37.2	79.1	116.3	0.0	-0.1	-0.1	آرٹ سلک اور سٹیتھیک ٹیکسٹائل

پاکس 6.3: امریکی ٹیکسٹائل منڈی کی بحالی اور علاقائی حریف ملکوں کا موازنہ<sup>31</sup>

ترقی یافتہ ملکوں کی ٹیکسٹائل درآمدات کا گرتا عالمی کساد بازاری کے نمایاں اثرات کی ایک مثال ہے، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ پاکستان اور دوسرے علاقائی حریف ملکوں کی ٹیکسٹائل درآمدات کم ہو گئیں۔ تاہم اب جبکہ عالمی معیشت رفتہ رفتہ بحال<sup>32</sup> ہو رہی ہے، امریکہ میں ملبوسات اور ٹیکسٹائل مصنوعات کی طلب بھی پھر سے بڑھنے لگی ہے۔ ٹیکسٹائل درآمد کرنے والے جنوبی ایشیا کے ممالک طلب کی اس بحالی سے نہ صرف باخبر ہیں بلکہ وہ امریکہ کی متعلقہ منڈی کا زیادہ سے زیادہ حصہ جیتنے کے لیے خود کو تیار بھی کر رہے ہیں۔ تاہم علاقائی ملکوں کا موازنہ بتاتا ہے کہ ٹیکسٹائل درآمدات کے معاملے میں بنگلہ دیش، بھارت اور پاکستان کی کارکردگی چین سے کمزور ہے (دیکھئے شکل 6.3.1)۔

شکل 6.3.1: ٹیکسٹائل اور ملبوسات



چینی مصنوعات کی اکائی قیمتیں بنگلہ دیش اور پاکستان کے مقابلے میں زائد (دیکھئے شکل 6.3.2) ہونے کے باوجود چین ملبوسات کی امریکی منڈی کا بڑا حصہ حاصل کرنے میں کامیاب رہا ہے۔ امریکی منڈی میں کونا کی پابندیاں ہٹنے کے بعد سے بعض زمروں میں چین کا حصہ تقریباً گنا ہو گیا ہے۔<sup>33</sup> چین کی اس ترقی کے عوامل بلند کفایت، حجم، لیبر کی عمدہ کارگزاری، مصنوعات کا عمدہ معیار، منڈی کے لیے مخصوص مصنوعات کی تیاری، ٹیکسٹائل مشینری کی دستیابی<sup>34</sup>، مستحکم انفراسٹرکچر، اور ٹیکنالوجی کے حصول پر آمادگی ہیں۔<sup>35</sup> اس کے علاوہ برآمد شدہ ٹیکسٹائل اور ملبوسات پر ٹیکس ریفیوڈ کی شرح 16 فیصد سے بڑھا کر 17 فیصد کر دی گئی ہے، جبکہ ٹیکسٹائل صنعت کی معاونت کے لیے ایک جامع تین سالہ ”ٹیکسٹائل پلان“ متعارف کرایا گیا ہے جس سے چین کے برآمد کنندگان کو بہت سزا ملی ہے۔

بنگلہ دیش کا ٹیکسٹائل کا شعبہ عالمی کساد بازاری سے قدرے کم متاثر ہوا ہے کیونکہ اس کی مصنوعات کی اکائی قیمتیں کم ہیں، حکومت اس شعبے کو ٹیکس ترغیبات دیتی ہے<sup>36</sup>، اور امریکہ اور یورپی یونین

31 امریکہ ٹیکسٹائل اور ملبوسات کا سب سے بڑا درآمد کنندہ ہے، ان ایشیا کی مجموعی عالمی درآمد میں امریکہ کا حصہ 18 فیصد ہے۔

32 عالمی اقتصادی جائزہ، 2009ء

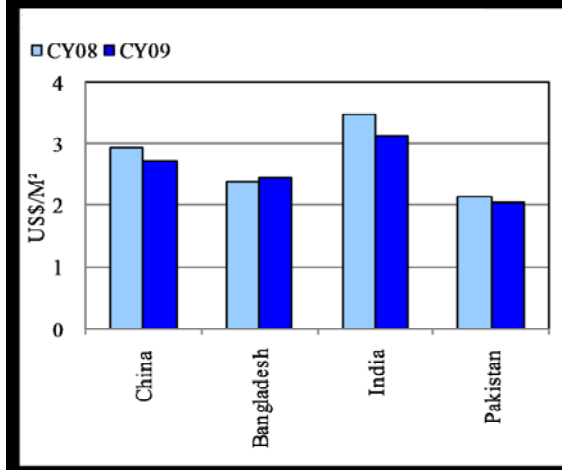
33 سوئی ٹی بی وی کی امریکی درآمدات میں چین کا حصہ 2009ء کے دوران 15 فیصد سے بڑھ کر 30 فیصد ہو گیا، جبکہ سوئی پاجاموں (ٹراؤزر) کے معاملے میں یہ 13 فیصد سے بڑھ کر 26 فیصد ہو گیا۔

34 چین ٹیکسٹائل مشینری تیار کرنے والا سب سے بڑا ملک ہے۔

35 عالمی مسابقتی اشاریہ 10-2009ء کے مطابق چین کا نمبر 29 واں، پاکستان کا 101 اور بنگلہ دیش 106 ہے۔

36 حکومت بنگلہ دیش نے 150 ملین ڈالر سے ”فروغ برآمدات فنڈ“ قائم کیا ہے جو گردش فیڈ پر مشتمل ہے۔ اس سے برآمد کنندگان کے خام مال کی درآمد کی مالکاری میں جدولی ٹیکسوں کو سیاست ملے گی۔

شکل 6.3.2: برآمدی اکائی قیمتوں کا موازنہ



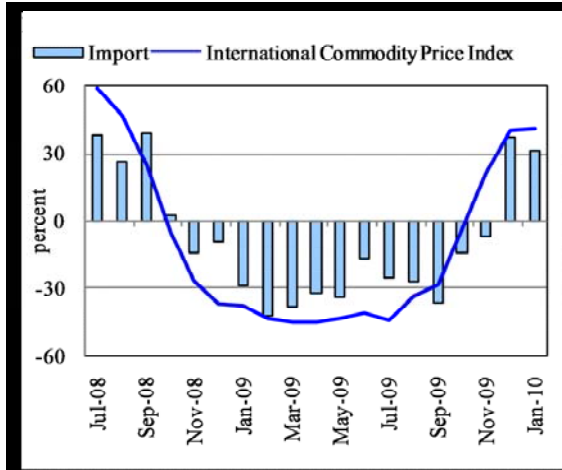
جیسے ملکوں کو ڈیوٹی فری برآمدی سہولت دستیاب ہے۔<sup>37</sup> بھارتی ملبوسات کی برآمد بھی اپنے بلند نرخوں اور بنگلہ دیش کی طرف سے سخت مسابقت کے باعث کم رہی ہے۔ بعض شواہد بتاتے ہیں کہ بھارتی ٹیکسٹائل فرمیں ڈیوٹی فری برآمدی سہولت حاصل کرنے کے لیے بنگلہ دیش میں اپنے پونٹ قائم کر رہی ہیں۔

دوسری طرف پاکستان کا ٹیکسٹائل شعبہ گونا گوں مسائل کا شکار رہا مثلاً بجلی کی قلت، پست سرمایہ کاری، جدید ٹیکنالوجی کا فقدان اور سیالیت کے مسائل، چنانچہ ان مسائل نے 2009ء کے دوران ٹیکسٹائل کی برآمدات کو بری طرح متاثر کیا۔ ٹیکسٹائل برآمدات کے فروغ کی غرض سے حکومت نے ”ٹیکسٹائل انویسٹمنٹ سپورٹ فنڈ“ تجویز کیا ہے تاکہ مشینری کو جدید بنایا جائے، انفراسٹرکچر کو ترقی دی جائے، متعلقہ مہارت بڑھائی جائے، مارکیٹنگ اور ٹیکنالوجی کو استعمال کیا جائے۔ واضح رہے کہ اس تجویز پر ابھی تک عمل درآمد نہیں ہوا ہے۔

#### درآمدات

درآمدات کی نمو جو لائی تا فروری م س 10ء کے دوران 8.2 فیصد کم ہو گئی جبکہ گذشتہ برس اسی مدت کے دوران 1.5 فیصد سال بسال کمی ہوئی تھی۔ تاہم درآمدات کے ماہانہ اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسلسل 13 ماہ تک منفی نمو کے بعد درآمدات دسمبر 2009ء سے مثبت ہو گئیں (دیکھئے شکل 6.39)۔

شکل 6.39: درآمدات کی سال بسال نمو کا ماہانہ تجزیہ

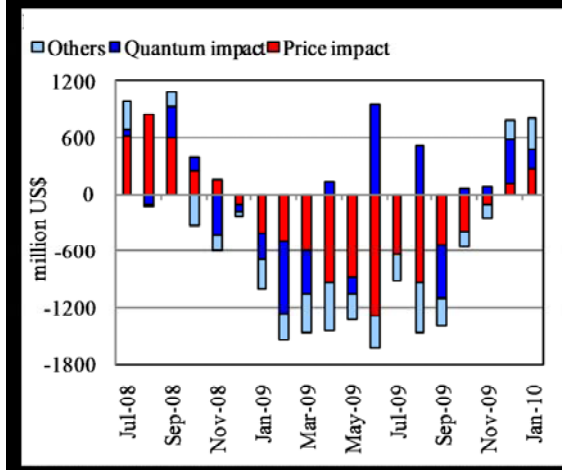


م س 10ء کے دوران زیادہ تر قیمت کا اثر حجم میں اضافے کو زائل کرتا رہا تاہم جب قیمت کا اثر مثبت ہوا تو دسمبر اور جنوری میں درآمدات میں مثبت نمو ریکارڈ کی گئی (دیکھئے شکل 6.40)۔

مجموعی اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ درآمدی نمو میں کمی وسیع البینا دہے ماسوا گاڑیوں اور کھاد کے (دیکھئے جدول 6.17)۔ تاہم زمروں کی بڑی تعداد میں بتدریج بحالی دیکھنے میں آ رہی ہے جیسا کہ مثبت مقداری اثر سے ظاہر ہوتا ہے۔

37 بنگلہ دیش کو امریکہ نے پسندیدہ ترین ملک کا درجہ دے رکھا ہے، نیز اسے امریکہ اور یورپی یونین میں ترجیحات کے عمومی نظام کے فوائد بھی حاصل ہیں۔

شکل 6.40: درآمدات میں سال بسال تبدیلی کے عوامل



### پٹرولیم گروپ

پٹرولیم گروپ کی درآمدات، جن کا درآمدی بل میں سب سے بڑا حصہ (30 فیصد) ہے، جولائی تا جنوری م س 10ء کے دوران 12.8 فیصد سال بسال کم ہو گئیں جبکہ پچھلے سال کی اسی مدت میں 29.4 فیصد سال بسال نمو ہوئی تھی۔ پٹرولیم کی مصنوعات کے درآمدی بل میں کمی تمام کی تمام گرتی ہوئی درآمدی قیمتوں کی بنا پر ہے۔<sup>38</sup>

پٹرولیم گروپ کے اندر پٹرولیم مصنوعات کا درآمدی حجم خاصا بڑھ گیا کیونکہ گردش قرضے کے جاری مسائل سے نشٹنے کے سلسلے میں ریفاٹریوں کی کارروائیاں روک دی

گئیں۔ خام تیل کی درآمدات میں کمی صاف شدہ مصنوعات کی بلند تر درآمد پر منتج ہوئیں تاکہ بڑھتی ہوئی ملکی طلب کو پورا کیا جاسکے (دیکھئے شکل 6.41 الف اور ب)۔

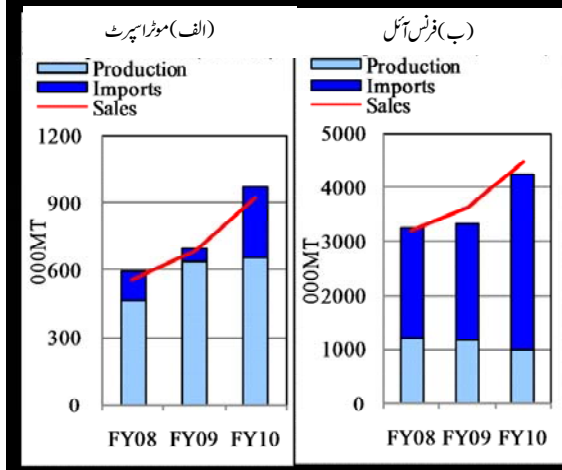
جدول 6.17: اہم زمروں کی درآمدات (جولائی تا جنوری)						
ملین ڈالر، نمو اور حصہ فیصد میں						
اشیا	درآمدی بل	مطلق تبدیلی	مقدار کا اثر	قیمت کا اثر	نمو	حصہ
پٹرولیم مصنوعات	3620.1	1.0	1328.7	-1327.7	0.0	18.7
خام پٹرولیم	2014.4	-829.6	-145.1	-684.5	-29.2	10.4
بجلی ساز مشینری	871.8	-112.0	دستیاب نہیں	دستیاب نہیں	-11.4	4.5
پام آئل	673.1	-142.0	27.3	-169.3	-17.4	3.5
لوہا اور اسٹیل	681.8	-82.2	-96.1	13.9	-10.8	3.5
تیار کھاد	486.9	77.7	108.0	-30.3	19.0	2.5
ٹیلی کام	395.3	-273.2	دستیاب نہیں	دستیاب نہیں	-40.9	2.0
موٹر گاڑیاں (الگ الگ پروڈکٹوں کی شکل میں)	322.4	101.1	دستیاب نہیں	دستیاب نہیں	45.7	1.7
مجموعہ	9065.7*	-1259.2	721.9	-2340.7	-10.8	دستیاب نہیں

\* مجموعی درآمدات میں ان اشیاء کا حصہ 47 فیصد تھا۔

بجلی پیدا کرنے والی مشینری جس کا مشینری گروپ میں سب سے بڑا حصہ ہے زیر جائزہ عرصے میں 11.4 فیصد کمی منہی نمو کی حامل رہی (دیکھئے شکل 6.42)۔ سبھی شواہد سے اندازہ ہوتا ہے کہ توانائی کے طویل بحران کے پیش نظر م س 08ء اور م س 09ء میں جزیٹریز کی بڑی تعداد درآمد کی گئی لیکن

38 جولائی تا جنوری م س 10ء کے دوران پٹرولیم گروپ کی درآمدات کی قیمت کا اثر منفی 1978.7 ملین ڈالر ہے جبکہ گذشتہ سال اسی عرصے میں یہ اثر 6463 ملین ڈالر رہا تھا۔

شکل 6.41: موٹرا سپورٹ اور فرنس آئل کی پیداوار اور درآمد (جولائی تا جنوری)

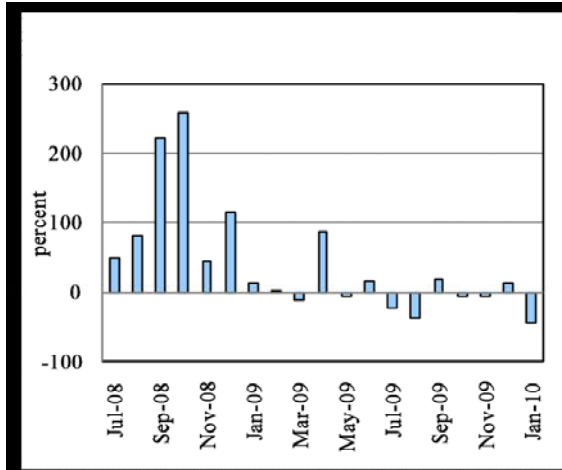


ان کی ملکی طلب توقع سے کم رہی اور پرانے جنریٹرز کی فروخت کی وجہ سے بھاری تعداد میں جنریٹرز فروخت کنندگان کے پاس پڑے رہ گئے۔

### بعض زمروں میں طلب کی بنا پر بحالی

تیار کھاد کی بلند طلب کی بنا پر اس کی درآمدات میں 19.0 فیصد سال بسال کی نمو ہوئی۔ مقداری اثر کی وجہ سے کھاد کی درآمدات 108 ملین ڈالر بڑھ گئیں۔ زیر غور مدت کے دوران کاشتکاروں نے کھاد کا بھرپور استعمال کیا جس سے پیداوار اور درآمدات بڑھ گئیں۔ جولائی تا جنوری کے عرصے کے تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں مئی 10ء میں پیداوار، درآمد اور استعمال میں اضافہ ہوا (دیکھئے شکل 6.43)۔

شکل 6.42: بجلی سازی میں تیزی کی سال بسال درآمدی نمو



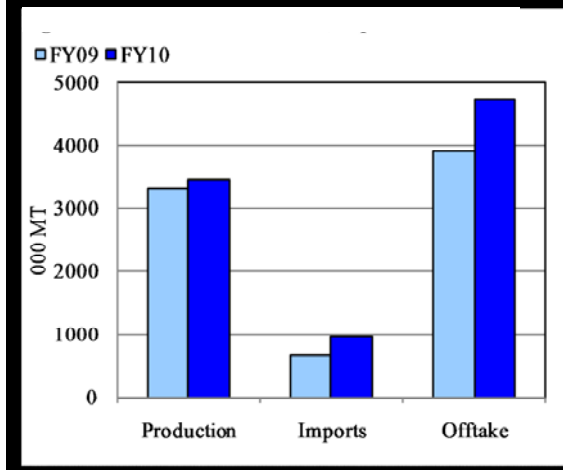
گاڑیوں کی درآمدات مسلسل تین سال تک منفی نمو کے بعد مئی 10ء کے پہلے سات ماہ کے دوران 10.8 فیصد سال بسال بڑھ گئی (دیکھئے شکل 6.44)۔ گاڑیوں کی درآمدات کا معکوس رجحان طلب کی بنا پر بحالی سے منسوب کیا جا رہا ہے۔<sup>39</sup> مکمل ساختہ یونٹوں (CBUs) کی درآمدات خصوصاً الگ الگ پوزوں (CKD) کی شکل میں درآمدات زیر جائزہ مدت کے دوران بڑھ گئیں (دیکھئے شکل 6.44)۔

گاڑیوں کی پیداوار کا ماہانہ تجزیہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ مئی 10ء کے آغاز سے پیداواری عمل میں تیزی آنا شروع ہوئی جس سے الگ الگ پوزوں کی شکل میں درآمدات

میں اضافہ ہو گیا (دیکھئے شکل 6.45)۔ گاڑیوں کی بہتر پیداوار اور فروخت کی وجہ سے بھی ریزرو کے ٹائز اور ٹیوب کی طلب بڑھی۔ نتیجتاً اس

39 جولائی تا جنوری مئی 10ء کے دوران کاروں کی فروخت 63 فیصد اور موٹرسائیکلوں کی 66 فیصد بڑھ گئی۔ شواہد کے مطابق فروخت نقد رقم پر کی جاتی ہے اور ان اشیاء کی 75 فیصد طلب انفرادی سطح پر ہے۔

شکل 6.43: مصنوعی کھاد: پیداوار، درآمد اور استعمال  
 زمرے کی درآمدات زیر جائزہ عرصے میں 14.9 فیصد سال بسال بڑھ گئی۔

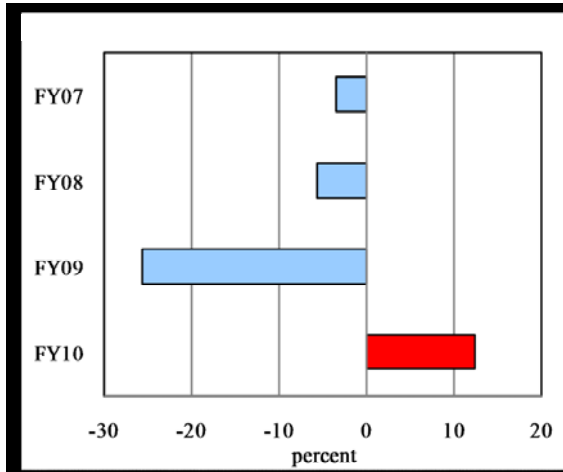


زرعی مشینری کی برآمدات میں جولائی تا جنوری م س 10ء کے دوران 74.8 فیصد سال بسال کی نموریکارڈ کی گئی۔ یہ متاثر کن نموٹریکٹروں اور ان کے پرزوں کی بلند تر نمو سے منسوب کی جاسکتی ہے۔ زرعی مشینری کی مجموعی درآمدات کا 66 فیصد ٹریکٹروں اور ان کے پرزوں پر مشتمل تھا۔<sup>40</sup> بے نظیر جھوٹریکٹراسکیم اور گرین ٹریکٹراسکیم جیسے منصوبوں پر عملدرآمد سے ٹریکٹروں کی طلب، درآمد اور فروخت بڑھ گئی۔

زیر جائزہ عرصے میں شکر کی درآمدات میں اضافہ ہوا کیونکہ ملک میں شکر کی شدید قلت ہو گئی تھی۔ شکر کے درآمدی بل میں اضافہ مقدار اور قیمت کے اثر سے منسوب کیا جاسکتا ہے تاہم اول الذکر کا حصہ خاصا زیادہ ہے۔<sup>41</sup>

### 6.8 بیرونی قرضہ

شکل 6.44: موڈ گاڑیوں کی سال بسال درآمدی نمو



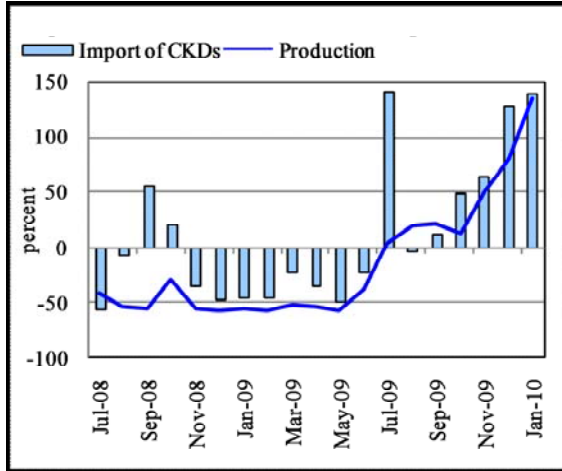
بیرونی قرضہ و واجبات کے اکٹھا ہونے میں گذشتہ دو سال سے دیکھی جانے والی تیزی م س 10ء کی پہلی ششماہی میں بھی برقرار رہی، اس دوران بیرونی قرضہ و واجبات کے اسٹاک میں 4.7 ارب ڈالر اضافہ ہو گیا چنانچہ وہ ششماہی کے اختتام تک 55.8 ارب ڈالر تک جا پہنچا (دیکھئے جدول 6.18)۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ پاکستان کا بیرونی قرضہ و واجبات کا اسٹاک م س 2000ء سے م س 06ء تک لگ بھگ 37 ارب ڈالر پر زکا رہا جبکہ گذشتہ ساڑھے تین سالہ عرصے میں اس میں 12 فیصد سے زائد اوسط اضافہ

40 اس میں مکمل ساختہ یونٹ/الگ پرزے شامل ہیں جنہیں تیاری میں استعمال کیا جاتا ہے۔

41 شکر کی درآمد میں 127 ملین ڈالر اضافہ ہو گیا جس میں سے مقدار کی اثر 101 ملین ڈالر اور قیمت 26 ملین ڈالر قیمت کا اثر ہے۔

شکل 6.45: کاروں کی تیاری اور موٹر گاڑیوں کی درآمدی نمو

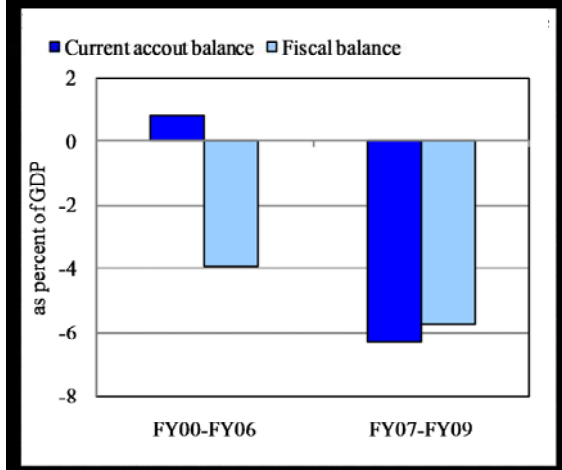


ہو چکا ہے۔ اس اضافے کی وجہ جاری حسابات کے خسارے اور مالیاتی خسارے دونوں میں م س 07ء کے بعد آنے والا تیز رفتار بگاڑ ہے (دیکھئے شکل 6.46)۔ بیرونی قرضہ و واجبات کے اسٹاک میں تیز رفتار اضافے اور گرتے ہوئے نتائج نے برداشت قرض کا معاملہ تشویش ناک بنا دیا ہے۔ یہ اہلیت (جو جی ڈی پی میں قرضے کی نسبت ہے) رواں مالی سال کے ابتدائی چھ ماہ میں مزید کم ہوئی۔ آئی ایم ایف نے اپنی حالیہ کٹری رپورٹ میں مختلف ملکوں میں برداشت قرضہ کو آزما رہا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ اگر بیرونی دھچکے آئے تو پاکستان کے متعلقہ اظہاریوں میں نمایاں بگاڑ آ سکتا ہے (دیکھئے باکس 6.4)۔

جدول 6.18: پاکستان کے بیرونی قرضہ جات و واجبات (جولائی تا دسمبر)

قدر اور مطلق فرق بلین ڈالر میں							
فیصد تبدیلی		مطلق فرق			اشیا		
م س 10ء	م س 09ء	م س 10ء	م س 09ء	م س 10ء	م س 09ء	م س 08ء	
4.0	10.0	1,669	3,790	43,295	41,626	37,836	1- سرکاری و سرکاری ضمانت شدہ قرضے
4.9	10.0	2,010	3,728	42,973	40,963	37,235	الف- وسط و طویل مدت (ایک سال سے زائد)
-1.3	8.1	(193)	1,093	14,330	14,523	13,430	بیس کلب
7.1	11.5	1,584	2,295	23,791	22,207	19,912	کثیر طرفہ
74.0	32.6	1,043	347	2,453	1,410	1,063	دیگر دو طرفہ
-18.9	-0.1	(500)	(3)	2,150	2,650	2,653	یورو بانڈ / سینڈک بانڈ
-51.4	10.3	(341)	62	322	663	601	ب- قلیل مدت (ایک سال سے کم)
-51.4	10.3	(341)	62	322	663	601	اسلامی ترقیاتی بینک
1.0	52.4	32	1,112	3,266	3,234	2,122	2- نجی غیر ضمانت شدہ قرضے (وسط و طویل مدت: ایک سال سے زائد)
-50.4	10.4	(139)	26	137	276	250	3- نجی غیر ضمانت شدہ بانڈ
72.2	226.7	3,142	3,020	7,494	4,352	1,332	4- آئی ایم ایف
9.9	19.1	4,900	7,948	54,388	49,488	41,540	کل بیرونی قرضہ جات (4ت1)
-9.7	31.6	(152)	378	1,422	1,574	1,196	5- زرمبادلہ کے واجبات
-50.0	-33.0	(22)	(22)	22	44	66	بیرونی کرنسی بانڈز (این ایچ اے / این سی)
0.0	71.4	-	500	1,200	1,200	700	مرکزی بینک کی امانتیں
-33.3	-25.0	(100)	(100)	200	300	400	نیشنل بینک / بینک آف چائنا کی امانتیں
9.3	19.5	4,748	8,326	55,810	51,062	42,736	کل بیرونی قرضہ جات و واجبات (5ت1)

شکل 6.46: جاری حسابات کا اوسط توازن اور مالیاتی توازن



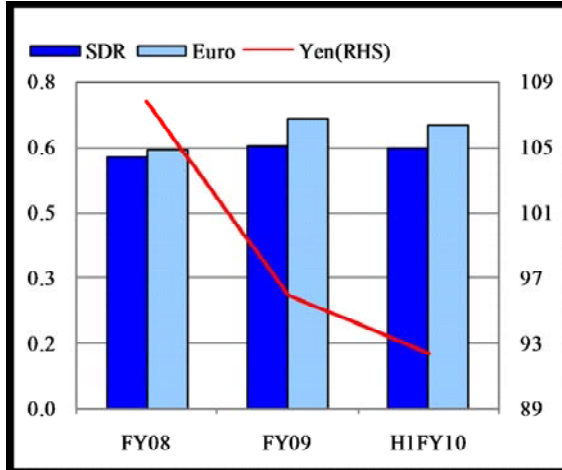
پاکستان کے بیرونی قرضہ و واجبات کا اسٹاک بڑھنے کی بنیادی وجہ اخراجات کو پورا کرنے کے لیے درکار وسائل مہیا نہ کر سکتا ہے، کرنسیوں کی صورتحال بھی مذکورہ اسٹاک میں اضافے کی ایک وجہ ہے۔

پاکستان کے بیرونی قرضے کا بڑا حصہ (75 فیصد) ڈالر کے بجائے دوسری کرنسیوں پر مشتمل ہے، لیکن چونکہ قرضہ ڈالر کے معنوں میں ظاہر کیا جاتا ہے، دوسری کرنسیوں کے مقابلے میں ڈالر کی قدر گھٹنے کا نتیجہ (دیکھئے شکل 6.47) قرضہ اسٹاک میں نمایاں اضافے کی صورت میں نکلتا ہے، قدر پیمائی میں تبدیلی جس کی وجہ ہوتی ہے۔ رواں مالی سال کی پہلی ششماہی میں بیرونی قرضہ و واجبات کے

اسٹاک میں ہونے والے خالص اضافے کا تقریباً 25 فیصد حصہ (دیکھئے شکل 6.48) بڑی کرنسیوں کے مقابلے میں ڈالر کی قدر گھٹنے کا نتیجہ ہے۔

واجب الادا قرضے کے اسٹاک میں اضافہ ایس بی اے کے تحت آئی ایم ایف سے قرضے ملنے کی وجہ سے ہوا۔ اس کے نتیجے میں زیر جائزہ عرصے کے دوران پاکستان کے مجموعی قرضے میں آئی ایم ایف کے قرضے کا حصہ نمایاں طور پر بڑھ گیا۔

شکل 6.47: شرح مبادلہ لحاظ ڈالر



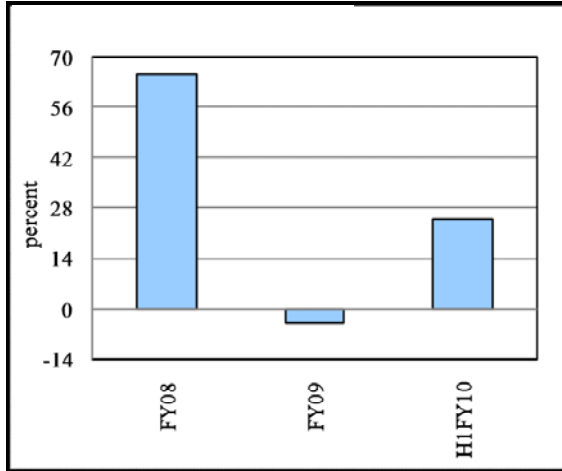
### بیرونی قرضہ و واجبات کی ساخت

رواں مالی سال کی پہلی ششماہی میں سرکاری، اور سرکاری طور پر ضمانت شدہ قرضہ 1.7 ارب ڈالر بڑھا جبکہ گذشتہ مالی سال کے اسی عرصے میں یہ 3.8 ارب ڈالر بڑھا تھا۔ اس کم اضافے کی وجہ یورو بانڈز، پیس کلب اور قلیل مدتی قرضے کی ایک ارب ڈالر واپسی ہے۔

میں 10ء کی پہلی ششماہی میں سرکاری، اور سرکاری طور پر ضمانت شدہ قرضے میں کثیر چھٹی قرضہ 1.6 ارب ڈالر بڑھا

جبکہ گذشتہ مالی سال یہ 2.3 ارب ڈالر بڑھا تھا۔ یہ قرضے آئی ڈی اے اور ایشیائی ترقیاتی بینک نے دیے تھے۔ زیادہ تر اضافی قرضے پروجیکٹ قرضوں کی شکل میں تھے (دیکھئے جدول 6.19)۔

شکل 6.48: قدرتی میں نقصانات فوائد

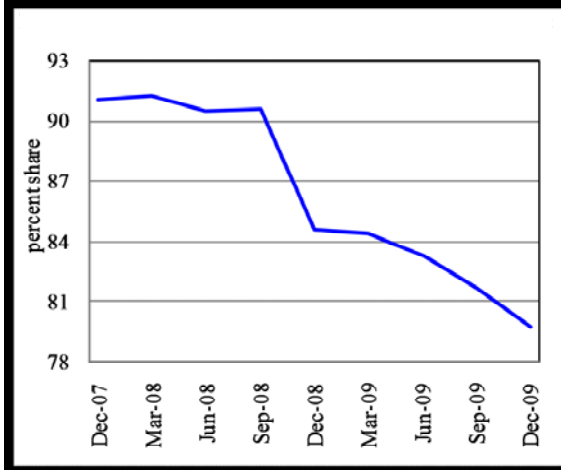


دو طرفہ ڈونرز (پیرس کلب اور دیگر دو طرفہ) کے قرضوں کا حجم م س 10ء کی پہلی ششماہی میں 0.9 ارب ڈالر بڑھ گیا جبکہ گذشتہ مالی سال کے اسی عرصے میں 1.4 ارب ڈالر کا اضافہ ہوا تھا جس میں زیادہ تر حصہ جاپان، سعودی عرب اور چین کا تھا۔

کثیر جہتی ذرائع سے کم رقوم ملنے اور آئی ایم ایف سے زائد رقوم آنے سے مجموعی قرضے میں سرکاری اور سرکاری طور پر ضمانت شدہ قرضے کا جو حصہ جون 2009ء کے اختتام پر 83.3 فیصد تھا وہ دسمبر 2009ء کے اختتام پر گھٹ کر 79.7 فیصد رہ گیا (دیکھئے شکل 6.49)۔

نمبر شمار	علیہ دہندہ	مقاصد	رقم	ملین ڈالر
1	ایشیائی ترقیاتی بینک	زلزلہ زدگان کو ہنگامی امداد حکومتی استعداد کاری پروگرام میں بہتری بلوچستان میں سڑکوں کی ترقی صوبہ سرحد میں سڑکوں کی ترقی قومی شاہراہوں کے شعبے میں ترقی بجلی کی ترسیل میں توسیع	339.7	
2	عالمی ترقیاتی ادارہ	ہائیر ایجوکیشن کمیشن - ڈی پی ایل ساجی تحفظ کا پروگرام تحقیق غربت فنڈ ہائی وے کی بحالی سرکاری شعبے میں استعداد کاری پولیس کے لیے شراکت	407.4	
3	سعودی عرب	ٹوکیو کانفرنس کے تحت احباب پاکستان	200.0	
4	چین	دیہی انفراسٹرکچر کا ترقیاتی پیکج I - آزاد جموں کشمیر دیہی انفراسٹرکچر کا ترقیاتی پیکج II - آزاد جموں کشمیر قراقرم ہائی وے میں بہتری چشمہ نیوکلیر پاور پلانٹ - II	104.6	
5	امریکہ	ایس او جی اے نظم و نسق III-IV ایس او جی اے معاشی نمو سرحد پولیس ایلیٹ فورس	82.8	
6	برطانیہ	تحقیق غربت کے لیے اعانت میزانیہ	48.4	

شکل 6.49: مجموعی قرضے میں سرکاری اور سرکاری ضمانت شدہ قرضہ



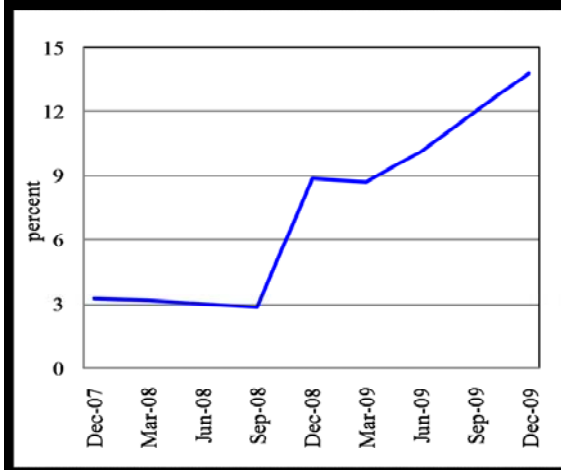
آج کم شرح سود کا ماحول ہے تاہم پاکستان اس کا زیادہ فائدہ نہیں اٹھا سکتا کیونکہ اس کے سرکاری اور سرکاری طور پر ضمانت شدہ قرضے کا 75 فیصد معینہ شرح سود پر لیا گیا ہے۔ البتہ معاہدے کے تحت معینہ شرح سود پر لیے گئے قرضے اس لحاظ سے مفید ہیں کہ ان کے معاملے میں، شرح سود بڑھنے کی وجہ سے نہ صرف زائد ادائیگیوں کا خدشہ نہیں رہتا بلکہ یہ میزانیے میں استحکام بھی لاتے ہیں۔

میں 10ء کی پہلی ششماہی میں آئی ایم ایف کے قرضوں کا واجب الادا حجم ایس بی اے کے تحت تیسری اور چوتھی قسط ملنے سے 3142 ملین ڈالر بڑھ گیا۔ اگست 2009ء میں پاکستان کو 1198.9 ملین ڈالر ملے جس میں سے تقریباً 62

فیصد احباب پاکستان کی طرف سے رقوم آنے میں تاخیر کے باعث میزانیہ اعانت کے لیے بطور برج فنانسنگ ملے۔ اسی طرح دسمبر 2009ء میں ملنے والی 1200 ملین ڈالر کی چوتھی قسط میں سے 31 فیصد میزانیہ مالکاری کی غرض سے دیے گئے۔ آئی ایم ایف سے اضافی قرضے نے پاکستان کے مجموعی قرضے میں آئی ایم ایف کا حصہ 09ء کے 10.1 فیصد سے بڑھا کر دسمبر 2009ء کے اختتام پر 13.2 فیصد کر دیا (دیکھئے شکل 6.50)۔

#### برداشت قرض کے اظہاریے

شکل 6.50: مجموعی قرضے میں آئی ایم ایف کا حصہ



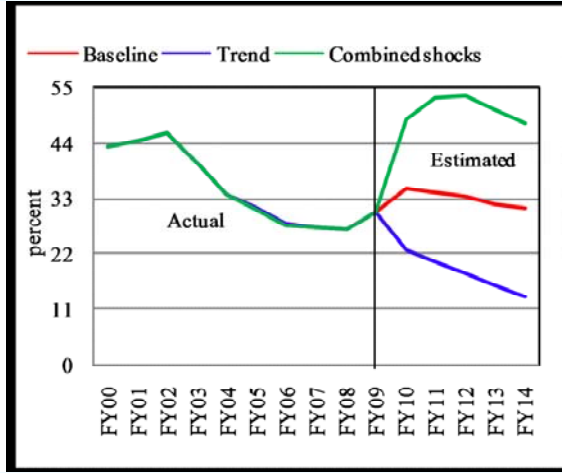
میں 10ء کی پہلی ششماہی کے دوران پاکستان کی برداشت قرض کے زیادہ تر اظہاریے جن وجوہ کی بنا پر مزید خراب ہوئے ان میں بیرونی قرضہ و واجبات کے اسٹاک میں تیزی سے اضافہ، زرمبادلہ سے آمدنی میں جمود اور اقتصادی نمو میں سست روی شامل ہیں۔ جی ڈی پی میں مجموعی بیرونی قرضہ بطور فیصد اور، برآمدی رقوم اور ادائیگی قرض کی نسبت، دونوں نسبتوں میں اس عرصے کے دوران خرابی آئی۔ ان میں سے اول الذکر میں 08ء سے جاری رجحان کا تسلسل ہے (دیکھئے شکل 6.51)۔

برآمدی رقوم اور ادائیگی قرض، اور ادائیگی قرض اور مجموعی زرمبادلہ کے ذخائر اور مجموعی بیرونی قرضے کی نسبت، حاصل کی نسبتیں کسی حد تک بہتری ظاہر کرنے کے بعد 10ء کی دوسری سہ ماہی میں دوبارہ دباؤ میں آگئی ہیں۔

**بکس 6.4: پاکستان میں برداشت قرض**

آئی ایم ایف کی برداشت قرض کے تجزیے<sup>42</sup> سے ظاہر ہوتا ہے کہ قرضوں اور جی ڈی پی کا تناسب مالی سال 09ء کی 30.5 فیصد سطح سے بڑھ کر مالی سال 12ء میں 34.3 فیصد ہو جائے گا جس کے بعد کے دو برسوں میں اس میں کمی آنا شروع ہوگی اور مالی سال 14ء تک

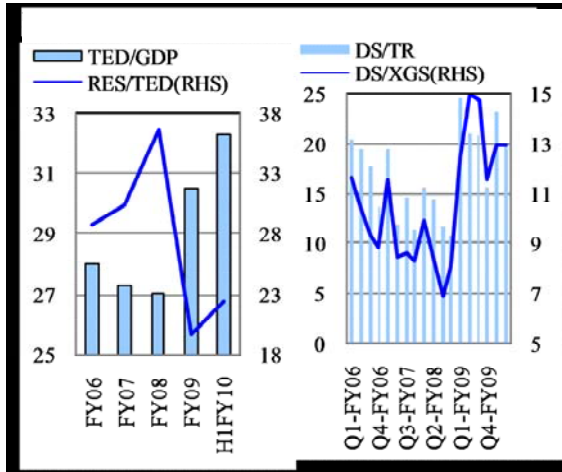
شکل 6.4.1: برداشت قرضہ کے اشاریے



یہ کم ہو کر 31 فیصد پر آجائے گا۔ تاہم اس کے لیے ضروری ہوگا کہ شرح نمو 5 تا 5.5 فیصد رہے اور دیگر عوامل میں کوئی تبدیلی نہ آئے۔ اسی طرح، قرضہ خدمات اور ایشیا خدمات کی برآمدات کا تناسب مالی سال 09ء کے 13.2 فیصد سے بڑھ کر مالی سال 14ء تک 20 فیصد ہو جائے گا جس کا بڑا سبب آئی ایم ایف کو قرضوں کی واپسی ہوگی۔ مستقبل کی یہ صورتحال اس مفروضے پر مبنی ہے کہ جاری حسابات کا غیر سودی خسارہ بلند رہے گا، مہم کی رفتار سست رہے گی، بڑی تخفیف قدر، بلند شرح سود اور براہ راست بیرونی سرمایہ کاری سے قوم کی آمدنی سطح پست رہے گی۔

اس ملکی رپورٹ میں آئی ایم ایف نے پاکستان کے برداشت قرض پر مختلف دھچکوں کے مشترکہ اثرات کا جائزہ بھی لیا ہے۔ جن میں<sup>43</sup> نمو کو دھچکے، جاری حسابات، براہ راست بیرونی سرمایہ کاری اور حقیقی تخفیف قدر شامل ہیں۔ ان دھچکوں کے مشترکہ اثرات کا نتیجہ قرضوں اور جی ڈی پی کے تناسب میں اضافے کی صورت میں نکلے گا جو کہ رواں مالی سال کے آخر تک بڑھ کر 49 فیصد ہو جائے گا (دیکھئے شکل 6.4.1)

شکل 6.5.1: برداشت قرضہ کے اشاریے (فیصد)



**بیرونی قرضہ و واجبات کی واپسی**

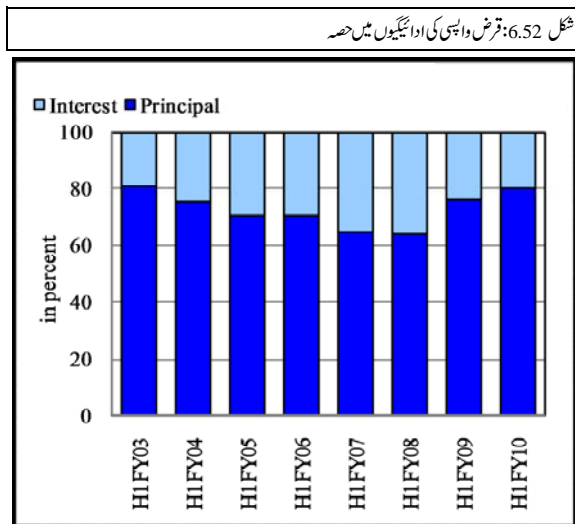
مالی سال 10ء کے اختتام پر پاکستان کے بیرونی قرضوں کی واپسی 2648 ملین ڈالر تک پہنچ گئی۔ یہ رقم گذشتہ مالی سال کے اسی عرصے کی واپسی قرض کے مقابلے میں 9.7 فیصد اضافے کا اظہار کرتی ہے (دیکھئے جدول 6.20)۔ واپسی قرض بڑھنے کا سبب دو طرفہ قرض دہندگان اور کثیر طرفہ ڈونرز (یعنی آئی ایم ایف اور اسلامی ترقیاتی بینک) کو، اور غیر ضمانت شدہ نجی قرضے کی ادائیگی ہے۔ اسی طرح بیرونی واجبات کی ادائیگی بڑھنے کی وجہ بینک آف چائنا کی امانت اور این ایچ اے بانڈز کی ادائیگیاں ہیں۔

<sup>42</sup> پاکستان کے بارے میں مکمل رپورٹ اس لنک پر دیکھی جاسکتی ہے:

<http://www.imf.org/external/pubs/cat/longres.cfm?sk=23517.0>

<sup>43</sup> مشترکہ دھچکوں کے مفروضے یہ ہیں: (1) جاری حسابات کا خسارہ بنیادی حالت (baseline scenario) کے مقابلے میں، چھ ماہ سے دس سال کے معیاری انحراف کے مساوی بلند ہو، (2) براہ راست سرمایہ کاری کی خالص آمد بنیادی حالت کے مقابلے میں 50 فیصد کم ہو، (3) م س 10ء میں 30 فیصد کی حقیقی تخفیف قدر ایک بار ہوئی، اور (4) نمو میں سست روی رہی۔

جدول 6.20: پاکستان کے بیرونی قرضہ جات و واجبات کی واپسی						
ملین ڈالر						
میں 10 سش 1	میں 09 سش 1	میں 08 سش 1	میں 10 سش 1	میں 09 سش 1	میں 08 سش 1	
ری شیڈولنگ / رول اوور			اصل ادائیگی			
323.0	100.0	100.0	1,490.5	1,844.0	1,022.6	1- سرکاری و سرکاری ضمانت شدہ
323.0	100.0	100.0	1,087.9	1,400.0	599.3	اصل رقم
-	-	-	402.6	444.0	423.3	سود
-	-	-	264.9	301.0	255.0	2- نجی غیر ضمانت شدہ
-	-	-	220.9	215.0	170.2	اصل رقم
-	-	-	44.0	86.0	84.8	سود
-	-	-	171.1	115.0	86.6	3- آئی ایم ایف
-	-	-	109.0	93.0	83.2	اصل رقم
-	-	-	62.1	22.0	3.4	سود
323.0	100.0	100.0	2,472.9	2,260.0	1,364.2	4- قرضوں کی مجموعی واپسی (1+2+3)
323.0	100.0	100.0	1,957.4	1,708.0	852.8	اصل رقم
-	-	-	515.5	552.0	511.4	سود
-	750.0	550.0	175.2	155.0	181.9	5- بیرونی واجبات
-	750.0	550.0	151.9	122.0	132.9	اصل رقم
-	-	-	23.3	33.0	49.0	سود
323.0	850.0	650.0	2,648.1	2,415.0	1,546.1	6- مجموعہ (4+5)
323.0	850.0	650.0	2,109.3	1,830.0	985.7	اصل رقم
-	-	-	538.8	585.0	560.4	سود



قرض کی واپسی میں بنیادی ادائیگی کا حصہ رواں مالی سال کی پہلی ششماہی میں نمایاں طور پر بڑھ کر 79.7 فیصد ہو گیا (دیکھئے شکل 6.52)۔

مالی سال 09ء میں ملنے والے آئی ایم ایف کے قرضوں کی واپسی مالی سال 11ء میں شروع ہو جائے گی جس کو دیکھتے ہوئے بنیادی رقم کی واپسی کا حصہ اگلے سال مزید بڑھ جائے گا۔ جہاں تک واپسی قرض کے اظہاریوں مثلاً برآمدی رقوم اور واپسی قرض کی نسبت، اور واپسی قرض اور مجموعی محاصل کی نسبت کا تعلق ہے تو مالی سال 10ء کی پہلی ششماہی میں ان

دونوں اظہاریوں، خصوصاً واپسی قرض اور مجموعی محاصل کی نسبت میں بگاڑ دیکھا گیا (دیکھئے شکل 6.51) جس کی وجہ سے محاصل میں آنے والی کمی ہے۔